عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

حضرت مولانا
جاوید حسین شاہ

جلد: ۴۳ | ۲۳تا۲۹ ذوالقعدہ ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا۷ جون ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۲۱

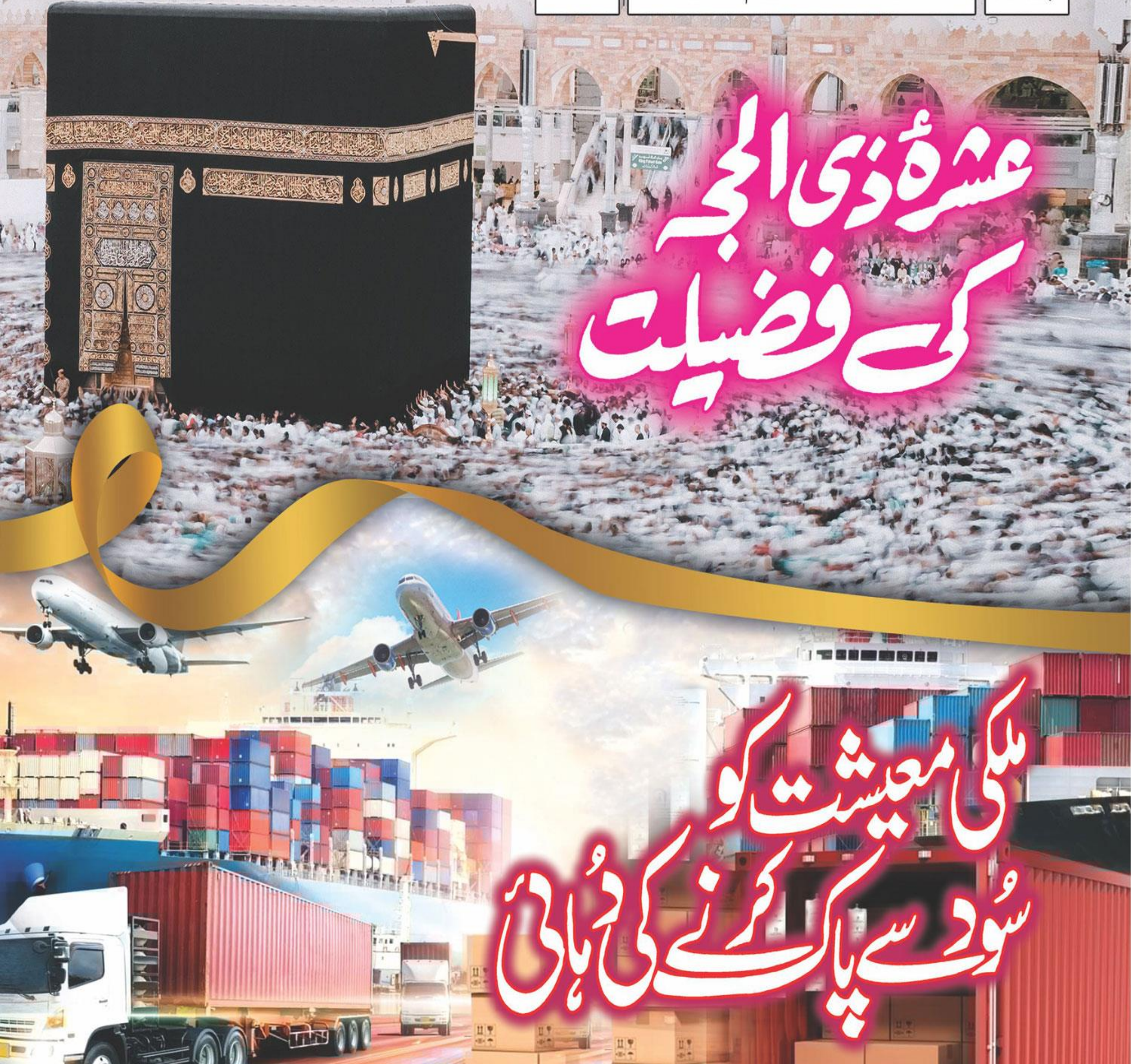

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

والد کے استعمال کی گاڑی پر زکوٰۃ کا حکم

س:....میرے والد صاحب کا انتقال ۷ رنومبر ۲۰۲۳ء کو ہوا ہے، ان کے وارثین یعنی ہم اولاد پہلے سے صاحبِ نصاب ہیں الحمدللہ! اور رمضان میں اپنی زکوٰۃ نکال لیتے ہیں۔ ابو کے استعمال والی گاڑی اب رمضان کے بعد بکی ہے اور اس کی رقم ہم وارثین کے درمیان شریعت کے مطابق تقسیم ہوئی ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا اس رقم کی زکوٰۃ ہم وارثین کو نکالنی ہوگی؟ کیونکہ مالک ہم وارثین رمضان سے پہلے ہوئے ہیں اور ہمارا حصہ رمضان کے بعد حوالے ہوا ہے۔

ج:....واضح رہے کہ مرحوم کے ترکہ پر تقسیمِ میراث سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اسے شرعی ورثا میں تقسیم نہ کر دیا جائے، پھر جس شخص کے حصہ میں وہ مال آئے اگر وہ پہلے سے صاحبِ نصاب ہو تو اپنی زکوٰۃ ادا کرتے وقت دیگر اموال کے ساتھ ملا کر اس کی بھی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور اگر پہلے سے صاحبِ نصاب نہ ہو بلکہ حصہ ملنے سے صاحبِ نصاب بن جائے تو تقسیم کے بعد ہر وارث کے پاس اس پر مکمل سال گزر جائے تو ہر وارث کو اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں آپ کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت تک چونکہ یہ رقم آپ کے قبضہ میں نہیں آئی تھی، اس لئے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی۔ آئندہ سال یہ رقم موجود ہو تو زکوٰۃ ہوگی۔

(کتاب بدائع الصنائع) میں ہے:

"و وجوب الزکاۃ وظیفۃ الملک المطلق وعلی ھذا یخرج قول ابی حنیفۃ فی الدین الذی وجب للانسان لا بدلا عن شئ رأسا کالمیراث بالدین والوصیۃ بالدین، او وجب بدلا عما لیس بمال اصلا کالمہر للمرأۃ علی الزوج، وبدل الخلع للزاج علی المرأۃ، والصلح عن دم العمد انہ لاتجب الزکاۃ فیہ۔" (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:۲،ص:۱۰)

صاحبِ نصاب پر قربانی واجب ہے

س:......جس شخص کے پاس سونا، چاندی نقدی وغیرہ کچھ بھی نہ ہو کیا اس پر بھی قربانی واجب ہو سکتی ہے؟ اور جو اسٹوڈنٹ ہوتے ہیں لڑکے اور لڑکیاں جو کہ عاقل و بالغ ہوں، کیا ان کے ذمہ بھی قربانی ہو سکتی ہے؟

ج:......ہر وہ شخص خواہ مرد ہو یا عورت خواہ وہ نوکری کرتا ہو یا نہیں، اگر اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر کوئی بھی ایسا سامان موجود ہو جو ضرورت سے زائد ہو تو ایسا شخص صاحبِ نصاب ہوتا ہے، اس پر قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا واجب ہے، اگر ایک گھر میں بہت سے افراد اس طرح کے صاحبِ نصاب ہوں تو ہر ایک کی الگ الگ قربانی ہوگی اور جس پر قربانی واجب ہو جائے اگر اس کے پاس رقم موجود نہ ہو تو وہ قرض لے کر بھی قربانی کر سکتا ہے، اگر وہ قربانی کے دنوں میں قربانی نہیں کرے گا تو بعد میں اتنی ہی رقم اس کے ذمہ صدقہ کرنا واجب ہے۔ قربانی نہ کرنے کا گناہ بھی ہوگا جس کے لئے توبہ واستغفار بھی ضروری ہے، اس لئے بہتر ہے کہ جس پر قربانی ہو وہ قربانی کرے جو کہ بے شمار اجر وثواب کا باعث ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۳ ۲۳ تا ۲۹ ذوالقعدہ ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا ۷ رجون ۲۰۲۴ء شمارہ:۲۱

اس شمارے میں!

ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنے کی دہائی	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
عشرۂ ذوالحجہ کی فضیلت	۸	مفتی غلام مصطفیٰ رفیق
حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہؒ کی رحلت	۱۰	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
دینی مدارس کا تعلیمی نصاب ونظام	۱۳	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
اسمارٹ فون... دورِ حاضر کا عظیم فتنہ (۱۱)	۱۵	حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ
عقیدۂ ختم نبوت پر جعلی احادیث مبارکہ	۱۹	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ
ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ	۲۲	مولانا محمد سفیان قاسمی
امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
نعت شریف	۲۷	حکیم سیّد محمود علی کاظمیؒ

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۷۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمہ اللہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

قسط:۸۱ فصل:... اہجری کے واقعات

۳۳:.....حضرت انسؓ بارگاہِ نبوّت میں:.....اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ نبوّت میں لائیں تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کریں، کیونکہ انصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں مختلف ہدیے پیش کیا کرتے تھے مرد بھی اور عورتیں بھی، حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کو یہ دیکھ کر حسرت ہوئی کہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرسکیں، بالآخر وہ اپنے صاحب زادے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو لے آئیں اور عرض کیا: "خُوَیْدِمُکَ یَارَسُوْلَ اللہ!" (یارسول اللہ! یہ آپ کا ننھا منا خادم ہے، اسے قبول فرمائیے)۔

۳۴:.....زکوٰۃ کی فرضیت:.....اسی سال، ان اموال میں جو نصاب کی حد کو پہنچتے ہوں زکوٰۃ فرض ہوئی، یہی قول زیادہ راجح ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ ۲ھ میں صدقۂ فطر کے بعد زکوٰۃ فرض ہوئی۔

۳۵:.....حضرت عائشہؓ کی رُخصتی:.....اسی سال شوال میں ہجرت کے چھ ماہ بعد اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رُخصتی عمل میں آئی، ان کا سنِ مبارک اس وقت نو برس تھا، ان کی رُخصتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے پاس تشریف لے جانا بروز بدھ "سنخ" نامی جگہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر دن کے وقت ہوا۔ اسی بنا پر نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل کی پیروی کرتے ہوئے شوال میں شادی کرنا ہر مؤمن کے لئے مسنون یا مستحب ہے۔" اور اس سے رافضیوں کے اس زعم کی کھلی تردید ہوتی ہے کہ دونوں عیدوں کے درمیان نکاح اور رُخصتی مکروہ ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رُخصتی شوال ۲ھ میں ہوئی، مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد قبل ازیں شوال ۱۰ نبوّت میں ہجرت سے تین سال قبل ہوچکا تھا، اس وقت ان کی عمر مبارک چھ سال تھی۔

۳۶:.....عبداللہ بن سلامؓ کا اسلام:.....اسی سال حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے اہلِ خانہ اور اپنی پھوپھی خالدہ بنت حارث سمیت دولتِ اسلام سے مشرف ہوئے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے اور ابوایوب انصاریؓ کے گھر فروکش ہونے کے پہلے دن ہی اسلام لے آئے، شیخ دہلویؒ نے "جذب القلوب" میں اسی طرح ذکر کیا ہے، اور حق تعالیٰ کا ارشاد: "وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْم بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ" الآیۃ، (اور گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے اس کی مثل پر، اور تم نے تکبر کیا) اسی دن یا اس کے بعد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوا، نیز ان ہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: "قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًام بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۔" (آپ فرمادیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری نبوّت پر) اللہ تعالیٰ اور وہ شخص جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا علم ہے کافی گواہ ہیں)۔

۳۷:.....عمرو بن عبسہؓ کی آمد:.....اسی سال عمرو بن عبسہ حاضرِ خدمت ہوئے اور بت پرستی چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اِسلام لائے، اور پکے سچے مسلمان بن گئے، شامی نے اپنی سیرت میں اسی کا ذکر کیا ہے، مگر علامہ عامری نے "الریاض المستطابۃ" میں لکھا ہے کہ "یہ قدیم الاسلام صحابی ہیں نبوّت کے پہلے سال اسلام لائے بلکہ اسلام میں چوتھا نمبر انہیں کا ہے۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

ملکی معیشت کو سود سے پاک کرنے کی دُہائی!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

قرآن کریم، سنتِ نبویہ، اجماعِ اُمت اور عقلِ سلیم کی رو سے سود حرام ہے۔ سود کی حرمت، نجاست، قباحت اور شناعت کو شرعی نصوص میں بڑا واضح اور غیر مبہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جو شخص سود جیسی لعنت کو نہیں چھوڑتا، اس کے خلاف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی جانب سے کھلا اعلانِ جنگ ہے۔ یہی نظریۂ پاکستان بھی ہے، جسے روزِ اول سے تا حال موقع بموقع دہرایا جارہا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی سود اور اس کی تباہ کاریوں کو کئی بار اپنی سفارشات میں واضح کیا۔ وفاقی شرعی عدالت نے سود کو غیر اسلامی قرار دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ سودی نظام کو فوراً ختم کیا جائے، اس لیے کہ یہ غیر اسلامی، ناجائز اور حرام ہے۔ لیکن ۱۹۹۱ء میں اس وقت کی حکومت اور پاکستانی بینکوں نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کردی۔ اتنے سال اپیلوں میں ضائع ہونے کے بعد ۲۰۲۲ء میں پھر عدالتِ عظمیٰ کی وساطت سے یہ سننے اور پڑھنے کو ملا کہ بینک کا سود حرام ہے اور پاکستان سے اس کا خاتمہ ہونا چاہیے، مگر اس فیصلہ میں بھی فوری خاتمے کے حکمنامہ کی بجائے پانچ سال کی مہلت شامل تھی، گویہ فیصلہ بھی کئی پہلوؤں سے تشنہ اور متعدد سوالوں کا مورد تھا، جس کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کئی حکومتی ادارے اور پرائیویٹ بینک اس فیصلے کے خلاف عدالتِ عظمیٰ جاپہنچے، اسی کشاکشی کے احوال میں حرمتِ سود سیمینار کے عنوان پر اجتماع کیا گیا تھا اور اس میں پرائیویٹ بینکوں سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ اپنی اپیلیں واپس لیں، اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ سود کے خاتمے کے لیے وزارتِ خزانہ میں ایک مستقل ڈویژن اور اس کے تحت ایک ٹاسک فورس قائم کرے، جو مالیاتی اداروں کو سود سے پاک کرنے کا مرحلہ طے کرکے اُسے نافذ کرے۔ اس اجتماع میں کئی قراردادیں بھی منظور کیں، اس عدالتی فیصلے سے لے کر مذکورہ اجتماع کی قراردادوں تک پیش کردہ روئیداد پر انہی صفحات میں کچھ تبصرے بھی شائع ہوچکے ہیں، مگر تاحال ان قراردادوں پر عمل درآمد کی کوئی شکل سامنے نہیں آسکی۔ اس پس منظر کے تناظر میں یہ دیکھا، سنا اور سمجھا جاسکتا ہے کہ وطنِ عزیز سے سود کے خاتمہ کے لیے سنجیدگی کا کتنا فقدان ہے، جبکہ ملک کے دستور کی دفعہ: ۲۲۷ غیر مبہم الفاظ میں یہ اقرار کرتی ہے کہ ملک کے موجودہ تمام قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق بنایا جائے گا، اور قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔

اس دفعہ کو عملی طور پر مؤثر بنانے کے لیے دفعہ ۲۰۳ کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت کا قیام عمل میں لایا گیا تھا، اس کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کے لیے سپریم کورٹ میں شریعت اپیلٹ بینچ تشکیل دی گئی تھی، ان دونوں عدالتوں میں علماء ججز کی شمولیت ضروری تھی، تمام مکاتب فکر کے علماء، دینی تنظیموں اور تاجر برادری کے نمائندہ اجتماع نے اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا کہ اس وقت یہ اہم ترین ادارے تقریباً معطل ہیں۔ اگر کسی شخصیت کا تقرر ہوتا ہے تو اسے بھی غیر مؤثر رکھنے کا وطیرہ چلا آرہا ہے۔ پاکستان سے سود کے خاتمہ کے لیے ایک طرف سنجیدگی کا فقدان ہے اور دوسری

طرف محض دُہائی دی جاسکتی ہے، اس دُہائی کی تازہ مثال ۲۳؍اپریل ۲۰۲۴ء کو موجودہ قومی اسمبلی میں رکن اسمبلی محترم جناب سید مصطفیٰ کمال نے قائم کی، اس اہم تقریر کو قومی میڈیا نے حسبِ روایت کوئی اہمیت نہیں دی، اس لیے تاریخ میں اس خطاب کو محفوظ رکھنے اور افادۂ عام کی غرض سے کسی قدر حک و اضافہ کے بعد اس کے چند اقتباسات نذرِ قارئین کرنے جارہے ہیں۔ سید مصطفیٰ کمال صاحب نے کہا:

''جناب ڈپٹی اسپیکر! ہم اس وقت پاکستان میں جو معاشی نظام چلارہے ہیں، میں اس بارے میں آپ کو دو تین چیزوں کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے ۱۹۴۸ء میں جب اسٹیٹ بنک کی عمارت کا افتتاح کیا تو انہوں نے اپنے خطاب میں یہ کلمات ادا کیے: ''ہمیں مساوات و معاشرتی انصاف کے حقیقی اسلامی تصور پر مبنی ایک معاشی نظام دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔'' آج جس آئین کے تحت اس ایوان میں ہم بیٹھے ہیں، شہیدِ جمہوریت جناب ذوالفقار علی بھٹوؒ نے ۱۹۷۳ء میں جو آئین بنایا، اس میں سود کے خاتمے کا ذکر ہے۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ معاشی نظام اس طرح سے نہیں چل رہا، ۷۶ سال ہوگئے اس ملک کو بنے ہوئے، ۵۱ سال ہوگئے اس آئین کو بنے ہوئے، آج تک ہمارا معاشی نظام ٹھیک نہیں ہو پایا، متعدد فیصلے آنے کے بعد ۲۰۲۲ء میں شرعی عدالت نے ربا کو حرام قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگلے ۵ سالوں میں یہ ختم ہوجانا چاہیے۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے! میں آپ کے سامنے قرآن کریم کی ۲؍آیاتِ مبارکہ پڑھنا چاہتا ہوں:

سورۃ البقرۃ کی آیت: ۲۷۸۔ ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اگر تم واقعی مؤمن ہو، سود کا جو حصہ بھی کسی کے ذمے باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، پھر بھی اگر تم ایسا نہ کروگے تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو۔ اور اگر تم سود سے توبہ کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔''

آیت: ۲۷۶۔ ترجمہ: ''اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہ گار کو پسند نہیں کرتا۔''

جناب ڈپٹی اسپیکر! ہمارے محترم و معزز اور قابل وزیر کا آج بھی اخبار میں بیان چھپا ہے کہ پاکستان کی معیشت بہت ترقی کرنے والی ہے۔ آئی۔ ایم۔ ایف سے نئی ڈیل ہونے والی ہے۔ تو یہ معیشت کس بنیاد پر ہے؟ یہ سود پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرمارہا ہے کہ: یہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے کھلی جنگ ہے، اور میں سود کو مٹا کر رہوں گا۔ میں اللہ کی بات مانوں یا وزیر صاحب کی بات مانوں؟ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ: اس سودی نظام سے ہم اس ملک کو ترقی دیں گے، ملک خوش حال ہوجائے گا تو یہ اللہ کی طاقت کے ساتھ ضد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) اس ملک میں ہم سے یہ جنگ نعوذ باللہ! ہار گئے ہیں؟ ہم اس سودی نظام میں رہ کر اس ملک میں خوش حالی پیدا کریں گے؟ ایسا بالکل ممکن نہیں ہے۔ اس ملک کے ہر گھر کی دیواریں سونے کی ہوجائیں اور چھت چاندی کی ہوجائے، پھر بھی میں کہوں گا کہ: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی یہ جنگ جیتیں گے، اور ہمارے لیے دھوکا ہے۔ ہم دیکھ نہیں رہے کہ ۷۶ سالوں میں ہمارے حالات کیا ہوگئے؟ ہم کوئی چیز سدھارنے کے قابل نہیں ہیں اور نہ ہم قرآن کی مان رہے ہیں۔ میں آپ کے سامنے مزید ۲؍احادیث نقل کرنا چاہتا ہوں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سود خوری کے گناہ کے ۷۰ حصے ہیں، ان میں سے ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرنا۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس قوم میں زنا اور سود پھیل جائے، وہ دنیا ہی میں مستحقِ عذاب ہوجاتی ہے۔''

جناب ڈپٹی اسپیکر! اللہ کی کتاب، اللہ کے رسول (ﷺ) کا فرمان، بانیِ پاکستان کی بات، بھٹو شہید کا آئین ہم مان نہیں رہے اور ہم کہہ رہے ہیں کہ اپنے دماغ لگا کر ہم اس ملک کو خوش حال کریں گے؟! ہم مسلسل اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے جنگ میں ہیں۔ انڈیا کا پائلٹ جہاز لے کر آیا تھا،

اس جہاز کو ہماری فوج نے مار گرایا اور اس کے پائلٹ کو ہم نے دو سے تین دن میں مرہم پٹی کر کے چائے پلا کر واپس اس لیے بھیجا کہ کہیں انڈیا سے ہماری کوئی جنگ نہ شروع ہوجائے۔ ہم اس وقت انڈیا سے تو جنگ کرنے کے قابل ہیں نہیں، لیکن اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے ۷۶ سالوں سے جنگ کررہے ہیں۔ کارگل کا واقعہ پیش آیا تو نواز شریف صاحب بل کلنٹن کے پاس امریکا گئے کہ جنگ رکواؤ۔ ہم نے جلدی جنگ رکوائی، کیوں؟ اس لیے کہ ہم انڈیا سے جنگ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ہم کتنے بہادر ہوگئے ہیں کہ اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک میں، جس میں ہمارا یہ سودی نظام چل رہا ہے، ہم مسلسل اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے کھلی جنگ میں ہیں! ہمیں بہت ہی قابلِ احترام اور لائق وزیر خزانہ ملے ہیں، لیکن میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے جنگ نہیں کرسکتے۔ اور ہم پرانے زمانے میں جانے کی بات نہیں کررہے، کسی چیز کو خراب کرنے کی بات نہیں کررہے، ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ خدارا! سود سے جان چھڑائیں، اس لیے کہ سود کے بارے میں کس قدر وعیدیں آئی ہیں!

اب میں عرض کرتا ہوں کہ ہم چاہتے کیا ہیں؟ دیکھیے! ۲۰۲۲ء میں سپریم کورٹ کا آرڈر آیا کہ پانچ سالوں میں یہ سودی نظام ختم ہوگا۔ سولہ بینکوں نے شریعت اپیلٹ بنچ میں اپیل کی ہوئی ہے، دو سال ہوگئے ہیں کہ سپریم کورٹ نے اپنی شریعت اپیلٹ بینچ ہی نہیں بنائی۔ یہاں پر کسی وزیر اعظم کو ہٹانا یا لگانا ہو تو رات کے ۱۲ بجے سپریم کورٹ کھولتے ہیں اور دو سالوں سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے اعلانِ جنگ بند کرنے کی استدعا لٹکی ہوئی ہے، مگر اپیلٹ بینچ نہیں بنا۔ یہ ملک اس نظام کے تحت آگے نہیں بڑھ سکتا، کیوں کہ آپ نے کلمہ پڑھا ہوا ہے: لا إلٰہ إلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ!

۲- یا تو ہمارے وزیر صاحب حکم دیں کہ سپریم کورٹ میں اپیلٹ بنچ بنے، کیوں کہ پانچ سالوں میں سود کو ختم کرنا ہے تو ۲ سال ویسے ہی گزر گئے ہیں، ملک کو تین سالوں میں سود سے مکمل پاک کرنا ہے۔

۳- اگر اس فیصلے پر عمل درآمد نہیں کراسکتے تو کسی مفتی صاحب کو یہاں بلائیں، اور وہ آکر یہ بتائیں کہ یہ جو اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ سود اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے کھلی جنگ ہے، یہ بات غلط ہے۔ ہم غلط سمجھ رہے ہیں، قرآن کریم کا حکم ایسا نہیں ہے۔ اور اگر یہ جنگ ہے تو یہ جنگ ختم کرنی چاہیے۔

۴- اور اگر یہ بھی نہیں کرسکتے تو پھر آئین سے اس بات کو مٹائیں۔ یہ تو ہم کرسکتے ہیں ناں، یہ ایوان کرسکتا ہے، ورنہ ہم منافق ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو مٹادیں اور اعلان کردیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ان باتوں کو مانتے ہی نہیں ہیں، نعوذ باللہ! پھر ہم منافق سے مجرم ہوجائیں گے، ہمارے جرم کا درجہ کم ہوجائے گا۔ آپ قرآن شریف کی تلاوت سے ایوان کی کارروائی شروع کرتے ہیں، آپ نعت پڑھتے ہیں، آپ ۷۶ سالوں سے جس اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے حالتِ جنگ میں ہیں، اسی اللہ و رسول (ﷺ) سے بات شروع کرتے ہیں۔ عجیب مذاق ہے!‘‘

ہم رکنِ قومی اسمبلی جناب مصطفیٰ کمال کے اس ایمانی جذبے کی تحسین کرتے ہوئے دیگر تمام ارکان پارلیمنٹ سے بھی اسی ایمانی جذبہ کے متمنی بلکہ ملتجی ہیں، لہٰذا تمام اراکینِ اسمبلی جناب سید مصطفیٰ کمال صاحب کا ساتھ دیں اور قومی اسمبلی کی پارلیمانی کمیٹی بنوائیں، اور ان کے کیے گئے مطالبات کو راہِ عمل پر ڈالنے کے لیے بھرپور کردار ادا کریں، بالخصوص ۱۹۷۳ء کے آئین سازوں کے سیاسی ورثاء کا آئینی، اخلاقی اور شرعی فرض بنتا ہے کہ وہ وطنِ عزیز سے سود کے خاتمے کے لیے قائدانہ و ذمہ دارانہ کردار ادا کریں اور ملک سے سود جیسی لعنت کو ختم کرانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ان شاء اللہ! اس سے جہاں آپ دنیا میں سرخرو ہوں گے، وہاں آخرت کی جواب دہی سے بھی بچ جائیں گے، ورنہ خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے، آمین!

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد و علٰی آلہٖ و صحبہٖ أجمعین

عشرۂ ذوالحجہ کی فضیلت

مولانا مفتی غلام مصطفیٰ رفیق

اسلامی سال کا آخری اور بارھواں مہینہ ’’ذوالحجہ‘‘ کہلاتا ہے، ذوالحجہ کا مہینہ بڑا اہم ہے، ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن جنہیں ’’ایام العشر‘‘ کہا گیا ہے، یہ بھی بڑی فضیلت کے حامل ہیں اور اس ماہِ مبارک میں کئی بڑی عبادتیں جمع ہوجاتی ہیں، مسلمان ان عبادات کو اپنی اپنی استطاعت کے مطابق بجالاتے ہیں، محنتیں اور مشقتیں اٹھاتے ہیں، کوئی حج کی عبادت میں سرگرداں رہتا ہے، کوئی قربانی کی عبادت میں مصروف ہے وغیرہ وغیرہ۔

قرآن کریم کی سورۂ فجر کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے چند چیزوں کی قسم کھائی ہے، ان چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ: ’’ولیالٍ عشر‘‘ اور قسم ہے دس راتوں کی، دس راتوں کی قسم اٹھانے کا معنی یہ ہے کہ بڑی اہم راتیں ہیں، اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: ’’ان سے مراد ذوالحجہ کے ابتدائی دن ہیں ’’اور یہ سال کے سب سے زیادہ افضل دن ہیں۔

عشرۂ ذوالحجہ کے اعمال کی فضیلت:۔ ان ایام کی عبادات اور اعمال اللہ کو بڑے محبوب ہیں، بطور خاص ان ایام میں انسان نیک اعمال کرتا رہے، جس عمل کی بھی توفیق ملے، اس توفیق کو انسان غنیمت سمجھے۔ پیچھے نہ ہٹے، یہی دنیا وآخرت کی فلاح کا ذریعہ ہیں، کسی بھی نیک عمل کو معمولی نہ سمجھے، نہ معلوم اللہ کے ہاں کس عمل کی قبولیت ہوجائے اور انسان کی مغفرت کا سبب بن جائے۔

ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ: ’’رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دنوں میں کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل کرنا اللہ کے نزدیک ان دس دنوں (ذوالحجہ کے پہلے عشرہ) سے زیادہ محبوب ہو۔

> **ان ایام میں دن میں روزہ رکھیں اور رات میں جس قدر ممکن ہو، عبادت سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں**

صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا (ان ایام کے علاوہ دوسرے دنوں میں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی (ان دنوں کے نیک اعمال کے برابر) نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، پھر فرمایا: ہاں! اس آدمی کا جہاد جو اپنی جان ومال کے ساتھ (اللہ کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا (ان دنوں کے نیک اعمال سے بھی زیادہ افضل ہے)۔‘‘

اس حدیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد ایسا ہو جس میں مال وجان سب اللہ کی راہ میں قربان ہوجائے اور جہاد کرنے والا مرتبہ شہادت پا جائے تو وہ جہاد البتہ اللہ کے نزدیک ان دس دنوں کے نیک اعمال سے بھی زیادہ محبوب ہے کیونکہ ثواب نفس کشی ومشقت کے بقدر ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنا مال قربان کردینے سے زیادہ نفس کشی اور مشقت کیا ہوسکتی ہے؟ بہرحال! ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے اعمال اس اعتبار سے سب سے زیادہ محبوب ہیں کہ بہت زیادہ برگزیدہ اور باعظمت وفضیلت دن یعنی ’’عرفہ‘‘ انہی دنوں میں آتا ہے۔ اور افعال حج بھی انہی ایام میں ہوتے ہیں۔ (مظاہر حق)

ان دنوں میں کون سے اعمال کریں؟:

حضرت ابوہریرہؓ ایک روایت میں فرماتے ہیں: ’’ان ایام میں ایک دن کا روزہ اللہ کے ہاں ثواب میں ایک سال کے روزوں کے برابر ہے، اور ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کی طرح اجر وثواب رکھتی ہے۔‘‘ اس روایت سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ان دنوں میں روزے رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور جس قدر ممکن ہو عبادات کریں، خصوصاً رات کے اوقات اور رات کا آخری حصہ اس میں جس کو عبادت کی توفیق مل جائے، وہ اگرچہ دو رکعت نفل ہی کیوں نہ ہوں بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ان ایام میں دن میں

روزہ رکھیں، اور رات میں جس قدر ممکن ہو، عبادت سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں۔ خود رسول کریم ﷺ کے بارے میں ازواج مطہراتؓ نقل فرماتی ہیں کہ آپ نو دنوں کے روزے رکھتے تھے، پھر ان دنوں میں 9 تاریخ وہ یوم عرفہ کہلاتی ہے، اس دن کا روزہ بطور خاص بڑی فضیلت کا حامل ہے۔

دوسری روایات میں ہے: ’’ان ایام میں کثرت سے ’’لاالٰہ الا اللّٰہ‘‘، ’’اللّٰہ اکبر‘‘ کہا کرو، کیوں کہ یہ ایام تہلیل، تکبیر اور اللہ کے ذکر کے ہیں۔‘‘ اور بعض روایات میں تحمید یعنی الحمدللہ کے پڑھنے کا بھی حکم آیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ان ایام میں ذکر کی کثرت کرنی چاہیے، چاہے یہ ذکر واذکار ہوں، قرآن کی تلاوت ہو یا درود پاک کا پڑھنا ہو۔

نو ذوالحجہ کے روزے کی فضیلت:۔ ان ایام میں اگر کوئی آدمی باقی دنوں میں روزے کا اہتمام نہ بھی کر سکے تو کم از کم نو ذوالحجہ کے روزے کا تو ضرور اہتمام ہونا چاہیے، یعنی ہمارے ہاں کے حساب سے جس دن ذوالحجہ کی نو تاریخ ہو، عید سے ایک دن پہلے، اس دن روزے ضرور رکھا جائے، اس ایک روزہ کی بھی مستقل فضیلت احادیث میں بیان کی گئی ہے۔

صحیح مسلم، ترمذی اور دیگر کتابوں میں آنحضرت ﷺ سے حضرت ابوقتادہؓ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ: ’’میں اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ اس کے بعد والے سال اور اس کے پہلے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔‘‘

یعنی ایک دن کا روزہ اتنا بابرکت ہے کہ دو سالوں کے گناہ اس کی وجہ سے معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ اللہ کی رحمت اور شان کریمی ہے، اس بارے میں شک کے بجائے پختہ عزم اور یقین ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ انتہائی کریم اور مختار ہیں، جس دن یا جس گھڑی کے جس عمل کی اپنے کرم سے جتنی بڑی قیمت اجر وثواب مقرر کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ اس لیے یقین کے جذبے کے ساتھ ان اعمال میں لگنا چاہیے۔

قربانی کرنے والا بال ناخن نہ کٹوائے:۔ ذوالحجہ کے پہلے عشرے سے متعلق ایک ہدایت یہ بھی ہمیں دی گئی ہے کہ جو شخص قربانی کرتا ہو، وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد حجاج کرام سے مشابہت کے لیے ناخن اور بال کٹوانے سے احتراز کرے، اس سلسلے میں کتب احادیث میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ’’جب ذوالحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے تو تم میں سے جو آدمی قربانی کرنے کا ارادہ کرے وہ (اس وقت تک جب تک کہ قربانی نہ کر لے) اپنے بال اور ناخن بالکل نہ کتروائے۔‘‘

اس روایت میں قربانی کرنے والوں کو بقر عید کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کر لینے تک بال وغیرہ کٹوانے سے اس لئے منع فرمایا گیا ہے، تا کہ جو لوگ حج کر رہے ہیں اور احرام کی حالت میں ہیں وہ بال ناخن نہیں کٹوا سکتے، لہٰذا دوسرے لوگوں کو بھی احرام والوں کی مشابہت حاصل ہو جائے۔

البتہ یہ ممانعت تنزیہی ہے، لہٰذا بال وغیرہ کا نہ کٹوانا مستحب ہے اور اس کے خلاف عمل کرنا ترک اولیٰ ہے، لیکن حرام نہیں، لہٰذا کسی کو ضرورت ہو یا کوئی عذر ہو اور وہ بال ناخن کٹوا دے تو گناہگار نہیں ہوگا۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ رہتے ہوئے بھی حج اور حجاج کرام سے ایک نسبت اور مشابہت پیدا کر لیں، اور ان کے ساتھ کچھ اعمال میں شریک ہو جائیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ عشرۂ ذوالحجہ کے یہ دس دن بڑے مقدس محترم اور عظمت والے ہیں، ان دنوں میں اعمال بطور خاص اللہ کے ہاں بڑے پسند کیے جاتے ہیں، لہٰذا ان ایام میں روزوں، عبادات، نوافل، ذکر، تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے اور قربانی کرنے والوں کو چاند دیکھنے سے قبل ہی بال ناخن درست کروا کر حدیث کے مطابق حجاج سے مشابہت کی بناء پر چاند کے بعد بال ناخن کٹوانے سے احتراز کرنا چاہیے، یہ مشابہت بھی ان شاء اللہ ہمارے لیے رحمت اور برکت کا سبب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے خاص مہمان:

☆ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: حج اور عمرہ کے لیے جانے والے اللہ تعالیٰ کے خاص مہمان ہیں، وہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور مغفرت طلب کریں تو بخش دیتا ہے۔ (طبرانی)

☆ رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ ہر روز اپنے حاجی بندوں کے لیے ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے جس میں ساٹھ رحمتیں ان کے لیے ہوتی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، چالیس ان کے لیے جو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور بیس ان لوگوں کے لیے جو صرف کعبے کو دیکھتے ہیں۔ (سنن بیہقی) ☆☆

مولانا سید جاوید حسین شاہؒ کا وصال

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مئی ۲۰۲۴ء جمعہ کی شام رات عشاء کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ جامعہ عبیدیہ فیصل آباد میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ چک ۲۶۹ کلویا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں یکم جنوری ۱۹۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی اسکول کی تعلیم اپنے چک میں حاصل کی۔ دینی تعلیم مختلف اداروں میں حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۱ء میں دورۂ حدیث دارالعلوم کبیروالا سے کیا۔ دورۂ تفسیر حضرت شیخ التفسیر مولانا عبداللہ بہلویؒ سے پڑھا، جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا اور پھر دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد میں پڑھاتے رہے۔ آپ کا بیعت وسلوک کا تعلق حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ، مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا عبیداللہ انورؒ، مولانا علی المرتضیٰؒ ڈیرہ غازی خان، مولانا مفتی عبدالستار جامعہ خیرالمدارس ملتان، حضرت سید نفیس الحسینی شاہ نوراللہ مرقدہم سے تھا۔ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ نے آپ کو خلافت سے سرفراز کیا۔ بڑے بڑے اہل علم واہل نظر نے دیکھا اور گواہی دی کہ آپ میں مولانا عبیداللہ انور کی نسبت ایسے طور پر منتقل ہوئی کہ عاجزی، انکساری، شفقت علی الناس، وضع قطع، چال ڈھال، کسب وانتقال فیض، محبوبیت، قبولیت عندالخواص والعوام میں بالکل حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کا پرتو اپنے اندر لئے ہوئے تھے۔ وہی برکات، وہی فیض، وہی ادائیں بالکل ہوبہو گویا ”کانہ ھو“ ہو گئے تھے۔

دارالعلوم پیپلز کالونی کی تدریس کے دوران جامعہ عبیدیہ کی بنیاد رکھی۔ اپنے جامعہ کا نام رکھنے میں بھی اپنے مرشد مولانا عبیداللہ انورؒ کے نام کی مناسبت کو سامنے رکھا۔ جامعہ عبیدیہ نام تجویز کیا۔ حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ اپنے دور کے نامور استاذ العلماء تھے۔ درس نظامی کی تمام کتب بڑی شان کے ساتھ پڑھائیں اور سینکڑوں علماء ہزاروں شاگردوں نے آپ سے علم دین پڑھا۔ شعبان المعظم، رمضان المکرم میں مدارس کی چھٹیوں کے دوران حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کی طرز پر تفسیر قرآن پڑھاتے تھے۔ مدارس عربیہ کے فضلاء، اساتذہ اور منتہی طلباء نے آپ سے دورہ تفسیر پڑھا۔ حضرت لاہوریؒ، حضرت بہلویؒ، حضرت درخواستیؒ، مولانا غلام اللہ خانؒ، مولانا سرفراز خان صفدرؒ ایسے حضرات کے دورہ تفسیر کی کلاسوں کے خلاء کو مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب کے دورہ تفسیر کی کلاس نے پُر کیا۔

مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحبؒ کو خدا تعالیٰ نے جو مقام محبوبیت نصیب کیا وہ قابل رشک تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں خلق خدا کا آپ کی طرف رجوع ہو گیا۔

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، مولانا احمد خانؒ بانی خانقاہ سراجیہ کے زمانہ میں خانقاہ سراجیہ تشریف لائے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوریؒ اپنے شیخ انور شاہ کشمیریؒ کی یاد تازہ کرنے اور حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب سے ملنے کے لئے خانقاہ سراجیہ تشریف لائے۔ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ ہری پور کے سفر پر تھے۔ حضرت بنوری نے خانقاہ سراجیہ سے ہری پور جانا تھا۔ وہاں تشریف لے گئے۔ حضرت بنوریؒ نے معلوم کرایا تو پتہ چلا کہ ہری پور کے قریب قصبہ درویش میں مولانا قاضی شمس الدینؒ کے ہاں خواجہ صاحبؒ کا قیام ہے۔ صبح ملاقات کے لئے حضرت بنوریؒ ایسے ٹائم تشریف لائے کہ ناشتہ لگ چکا تھا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کے کئی مرید اور علماء اکٹھے تھے کہ حضرت بنوریؒ کی تشریف آوری کا سنا۔ سب کھڑے ہو گئے، استقبال کیا۔ حضرت خواجہ صاحبؒ سراپا ادب جھکے جھکے تواضع وانکساری سے حضرت بنوری کو ملے۔ حضرت بنوریؒ کی جوتیاں بھی اٹھائیں۔

جب سب حضرات بیٹھ گئے تو حضرت بنوریؒ نے خواجہ صاحب سے فرمایا: آپ سے دعا کے لئے اور آپ کی زیارت کے لئے خانقاہ شریف حاضر ہوا، پتہ چلا آپ ہری پور ہیں۔ میرا بھی ادھر کا سفر تھا تو آپ کی زیارت ودعا کے لئے

حاضر ہوا ہوں۔ حضرت خواجہ صاحبؒ نے سراپا مؤدب ہوکر عرض کیا کہ حضرت! یہ سب آپ کا فیض ہے۔ میں کیا، میری زیارت کیا اور میری دعا کیا۔ میں تو آپ کا شاگرد ہوں، فلاں کتاب ڈابھیل میں آپ سے پڑھی تھی۔ حضرت بنوریؒ نے تفصیلات پوچھیں اور فرمایا کچھ یاد آرہا ہے۔ مجلس جاری رہی۔ جب حضرت بنوریؒ جانے لگے تو حضرت خواجہ صاحبؒ نے بڑے اعزاز سے رخصت کیا۔ تانگہ میں بیٹھتے ہی حضرت بنوریؒ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ ”مولانا خواجہ خان محمد کے متعلق جو سنا تھا اس سے بھی ہزاروں گنا بڑا پایا۔ اس وقت مولانا خان محمد شیخ زمانہ ہیں، ہزاروں علماء، لاکھوں لوگ آپ کے مرید ہیں، اپنے مریدوں کے سامنے میرے شاگرد ہونے کا فخریہ اعلان کیا۔ اتنی تواضع سے لگتا ہے کہ ان کا اندر باہر ایک ہے۔ یہ شیخ وقت ہیں، ذرہ برابر ان میں ظاہر داری نہیں۔ سب حقیقت ہی حقیقت ہے۔“

قارئین یہ تو ایک واقعہ عرض کیا۔ اب اس کا مقصد بھی عرض گزار ہوں۔ یحییٰ خان کے مارشل لاء کے زمانہ میں میرا ایک جمعہ کلویا سید جاوید حسین شاہ صاحب کے گاؤں میں طے تھا۔ سید جاوید حسن ترمذی مدرسہ تعلیم القرآن کے مہتمم میرے داعی تھے۔ (پیر طریقت سید جاوید حسین شاہ کے علاوہ دوسرے جاوید حسن ترمذی تھے) انہوں نے جمعہ سے قبل کہا کہ ہمارے گاؤں کا ایک فوجی افسر قادیانی آیا ہوا ہے۔ اس زمانے میں اسپیکروں پر پابندی نہ تھی۔ وہ قادیانی افسر ہے، مارشل لاء کا زمانہ ہے۔ آپ بیان میں ہاتھ ہولا رکھیں۔ فقیر نے عرض کیا ٹھیک ہے۔ بیان کے وقت کیفیت یہ بنی کہ جو نہ کہنا تھا وہ بھی کہہ دیا۔ جمعہ کے بعد جاوید حسن ترمذی نے ایک نوجوان سائیکل سوار کے ساتھ مجھے گاؤں سے نہر کے راستہ مین روڈ پر بھیج دیا اس نے مجھے بس میں سوار کرادیا۔ میں فیصل آباد آگیا۔ اس کو سالہا سال بیت گئے۔ سید جاوید حسن ترمذی کا انتقال ہوگیا۔ چند سال قبل حضرت پیر طریقت سید جاوید حسین شاہ کی خدمت میں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر راقم باادب سراپا تادیب بنے سر جھکائے عقیدت ومحبت کے ساتھ ان کے قدموں میں بیٹھا تھا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ نے یحییٰ خان کے مارشل لاء کے زمانہ میں ہمارے گاؤں کلویا میں جمعہ پر قادیانیوں کے خلاف دھواں دھار تقریر کی تھی۔ نصف صدی سے قبل کا واقعہ آپ کو یاد ہے۔ فقیر نے عرض کیا۔ ہاں آپ کے فرمانے پر یاد آگیا۔ فرمایا: جمعہ کے بعد سید جاوید حسن ترمذی نے ایک نوجوان سائیکل سوار کے ساتھ نہر کے کنارے کے راستہ سے مین روڈ پر بس سے آپ کو روانہ کیا۔ فقیر نے عرض کیا یاد ہے.... تو پیر طریقت سید جاوید حسین شاہ نے فرمایا کہ وہ سائیکل سوار میں تھا۔ ان دنوں آخری کتابیں پڑھتا تھا۔ چھٹی پر گھر تھا جاوید حسن ترمذی کے کہنے پر یہ سید جاوید حسین آپ کو سائیکل پر چھوڑ آیا تھا۔

برادران! دیکھئے حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب جیسے شخص پیر طریقت مخدوم العلماء، ہزاروں شاگرد، لاکھوں مریدین، ایک جامعہ کے بانی ومہتمم میرے جیسا سراپا بے عمل ان کے قدموں میں سر جھکائے بیٹھا ہے۔ ہے کوئی تواضع وکسر نفسی اور للہیت کی انتہاء! جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنے مٹے ہوئے شخص تھے اور کس طرح ان کا ظاہر وباطن سراپا اجلی سیرت کا منبع تھا۔ یہ تھے سید جاوید حسین شاہ۔ آپ ہمیشہ بلاناغہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر تشریف لاتے۔ ہمارے منتیں کرنے پر بھی نہ مانتے، ہمیشہ پبلک میں بیٹھ کر کانفرنس میں شرکت کرتے اور واپس چلے جاتے۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحبؒ کے امیر مرکزیہ بننے کے بعد ان کے حکم پر اسٹیج پر تشریف لاتے۔ لیکن بیان بالکل نہ کرتے۔ لگتا ہے کہ پوری کانفرنس میں اپنی شرکت کے دوران صرف دعاؤں میں مصروف رہتے۔ ایک بار آپ اپنے طلبہ کی بس بھر کر خانقاہ سراجیہ تشریف لے گئے اور اسباق کا آغاز و بسم اللہ حضرت خواجہ خان محمد صاحبؒ سے کرالائے۔

آپ پچھلے کچھ عرصہ سے گردوں کے مریض ہوگئے تھے۔ علاج معالجہ جاری رہا، تبلیغی وخانقاہی سفر بھی جاری رہے۔ اب کچھ مہینوں سے بہت زیادہ علالت حاوی ہوگئی تو سفر بند کردیئے۔ بہت بہادر انسان تھے کہ بیماری کے باوجود جو اور جتنے خیر کے کام کرسکتے تھے آخری وقت تک جاری رکھے۔ کافی حضرات علماء کو خلافت سے سرفراز کیا جو آپ کے بعد تصوف کی دنیا کو شاد کام رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اور زیادہ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ وہ سراپا خیر تھے۔ سید تھے، سخی بھی تھے، وہ کیا گئے تاریخ کا ایک باب بند ہوگیا۔ شاہ صاحب آپ گئے لیکن ہمارے دلوں سے نہیں، آپ کی خدمات کو ایک زمانہ یاد رکھے گا۔ حق تعالیٰ آپ کے صاحبزادہ سید مخدوم محمد زکریا شاہ سمیت تمام ورثاء کی پردہ غیب سے کفالت فرمائیں۔ آمین!

☆☆ .... ☆☆

حضرت مولانا عبدالغفور حقانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۶ر مئی ۲۰۲۴ء عصر کے قریب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں خطیب اہلسنت حضرت مولانا عبدالغفور حقانی وصال فرماگئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبدالغفور حقانی کا آبائی علاقہ رحیم یارخان تھا، آپ کے والد گرامی کا تعلق زمیندار گھرانہ سے تھا۔ مولانا عبدالغفور حقانی نے دینی تعلیم کا آغاز رحیم یارخان سے کیا۔ دورہ حدیث شریف جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور سے کیا۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے شاگرد خصوصی تھے۔ اس زمانہ میں تنظیم اہل سنت والجماعت واحد جماعت تھی جو اہل سنت کے عقائد ونظریات کی محافظ اور حضرات صحابہ کرامؓ واہل بیتؓ کے مقام ومنصب ان کے فضائل وکمالات کی اس خطہ میں نقیب تھی۔ مولانا عبدالغفور خوب شیریں بیان، رسیلی آواز، تقریر میں ترنم سے سماں قائم کرنے والے پُر جوش خطیب ومقرر تھے۔ آپ تنظیم اہل سنت میں آشریک ہوئے، حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری، حضرت علامہ عبدالستار تونسوی، مولانا دوست محمد قریشی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا سید عبدالمجید ندیم رحمہم اللہ کی قیادت ورفاقت میں پورے ملک میں آپ کی خطابت نے اڑان بھرنا شروع کی۔ پھر یہ بھی وقت آیا کہ آپ ہر اہم سٹیج پر اہم جلسہ کے مقررین میں شامل ہوئے۔

حق گو بہادر خطیب تھے، سیاسی طور پر ہمیشہ جمعیت علماء اسلام کے موقف کے حامی رہے۔ بارہا حق بیانی وشعلہ نوائی کے باعث قید وبند کے مراحل بھی طے کئے۔ آگے چل کر

آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور پورے ملک میں آپ کے چاہنے والے تھے۔ دل کے غنی تھے، دوستوں کی ضیافت ومہمانداری میں ان کا دسترخوان وسیع تھا۔ نظریاتی اور تحریکی خطیب تھے

نوجوان خطیب حضرات نے تنظیم اہل سنت کی بجائے مجلس حقوق اہل سنت کی بنیاد رکھی۔ پھر حقوق اہل سنت کی کوکھ سے مجلس علماء اہل سنت نے میدان عمل میں قدم رکھا تو مولانا عبدالغفور حقانی اس تحرک وتبادلہ میں حقوق اہل سنت والجماعت کے مرکزی عہدہ داران کی صف میں براجمان رہے۔ جہاں بھی رہے ممتاز رہے۔

آپ کی شادی شجاع آباد کی خواجہ برادری میں ہوئی تو رحیم یارخان سے شجاع آباد آگئے۔ درجن بھر کے قریب حق تعالیٰ نے بنین وبنات سے جھولی کو بھر دیا۔ اہلیہ کا انتقال ہوا تو عقد ثانی ٹبی قیصرانی میں بلوچ فیملی کی خاتون سے کرلیا۔ شجاع آباد سے ٹبی آباد ہوگئے اور پھر وہیں پر وصال ہوا۔

آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور پورے ملک میں آپ کے چاہنے والے تھے۔ دل کے غنی تھے، دوستوں کی ضیافت ومہمانداری میں ان کا دسترخوان وسیع تھا۔ نظریاتی اور تحریکی خطیب تھے۔ حق بات کہنے میں اپنے پرائے کا امتیاز نہ کرنے کے روادار تھے۔ اس لئے بہت ساری شخصیات سے شکررنجی بھی پیدا ہوجاتی۔ کچھ عرصہ سے صحت نے گرنا شروع کیا۔ تاہم انہوں نے اپنی سرگرمیاں محدود ہی سہی لیکن جاری رکھیں۔ پھر کچھ عرصہ سے یہ سرگرمیاں بھی ماند پڑ گئیں۔ وقت اجل آیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور چل دیئے۔ پہلا جنازہ رات دس بجے ٹبی قیصرانی میں ہوا۔ نو بجے دوسرا جنازہ شجاع آباد میں ہوا اور وہیں کی دھرتی نے ان کو اپنے سینے میں سمولیا۔ حق تعالیٰ مرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرمائیں۔ عمر ستر سال کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔

☆☆ .... ☆☆

دینی مدارس کے تعلیمی نصاب ونظام کا اصل ہدف

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

۸ مئی بدھ کو مدرسہ قاسمیہ ہمک اسلام آباد اور جامعہ فریدیہ سی بی آر ٹاؤن اسلام آباد میں اساتذہ کی نشستوں سے خطاب۔

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ ماہِ رواں کے دوران پاکستان بلکہ جنوبی ایشیا کے تمام ممالک میں دینی مدارس کے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے جن کی تعداد مجموعی طور پر ایک لاکھ سے زیادہ بیان کی جاتی ہے جبکہ ان میں پڑھنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ ان مدارس کا ایک بڑا امتیاز یہ ہے کہ یہ دین کی تعلیم اصل مآخذ اور اوریجنل سورسز سے دیتے ہیں جو دنیا کا مسلّمہ تعلیمی اصول ہے کہ کسی بھی علم یا فن کی تعلیم اصل ماخذ سے دی جاتی ہے اور اس کا نصاب اس کی بنیادی تعلیمات کی بنیاد پر ترتیب دیا جاتا ہے۔ ثانوی مآخذ اور سیکنڈری سورسز معلومات کا باعث تو بنتے ہیں اور اس کی افادیت رکھتے ہیں مگر تعلیم اور اس کا نصاب کسی بھی علم اور فن میں ان کو ذریعہ نہیں بنایا جاتا۔ قانون کی تعلیم کا نصاب ہو، انجینئرنگ کے کسی درجہ کے نصاب کی تشکیل ہو، یا تاریخ اور جغرافیہ بلکہ کوئی بھی مضمون ہو، اس کا تعلیمی نصاب ثانوی درجہ کی معلومات سے نہیں بلکہ فن اور علم کے اصل مآخذ سے ترتیب دیا جاتا ہے۔

مگر ہمارے ہاں یہ عمومی مزاج بن گیا ہے کہ باقی علوم وفنون میں تو اصل سورسز کی طرف رجوع کرتے ہیں لیکن دین کے بارے میں ثانوی مآخذ بلکہ سنی سنائی باتوں اور ادھر ادھر سے حاصل ہونے والی معلومات کو ذریعہ بنا لیتے ہیں جس سے کنفیوژن پیدا ہوتی ہے۔ اور ہماری موجودہ فکری اور اعتقادی الجھنوں میں بیشتر کا سبب یہی ہے۔ اس ماحول میں مسلمانوں کو دین کی تعلیم دینے کے لیے جنوبی ایشیا کے یہ دینی مدارس جو کردار ادا کر رہے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور احسان ہے اور دن بدن ان کے دائرہ میں وسعت اور تنوع اس کی قبولیت کے ساتھ ساتھ اس کی افادیت کا بھی ثبوت ہے۔

قرآن کریم، حدیث وسنت اور فقہ و شریعت کو خود انہی کی بنیاد پر پڑھانا اور ان سے استفادہ کر کے پیش کیے گئے علمی مواد اور نتائج کو معاون کے درجہ میں رکھنا ان مدارس کا نمایاں امتیاز ہے جس کی وجہ سے پورے عالم اسلام میں جنوبی ایشیا کے یہ دینی مدارس اپنا الگ مقام اور شناخت رکھتے ہیں۔ ثانوی مآخذ سے علم حاصل کرنے کے دو پہلو ہمارے ہاں نوجوان نسل اور جدید تعلیم یافتہ طبقوں میں جو جگہ بناتے جا رہے ہیں ان کے نقصانات اہلِ علم و دانش سے مخفی نہیں ہیں، اور ان پر نظر رکھنا بھی دینی حلقوں، مراکز اور مدارس کے لیے ضروری ہے۔

مثلاً دینی علوم کی براہ راست تعلیم نہ ہونے اور عربی زبان اور لٹریچر سے ناآشنائی کی وجہ سے ہمارے ہاں جدید تعلیم یافتہ حلقوں میں مستشرقین کی تصنیفات سے استفادہ کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے، اور قرآن پاک، حدیث اور فقہ کے بارے میں بھی انہی کی کتابوں کا معمول ہوتا جا رہا ہے، جس سے نہ صرف ان سے علم حاصل نہیں ہوتا بلکہ دینی علوم کو جس مقاصد کے لیے مستشرقین نے اپنا موضوعِ تحقیق بنایا ہے وہ فکر اور ہدف بھی ذہنوں میں منتقل ہو جاتا ہے، اور ان کو اپنے علم اور معلومات کا ذریعہ بناتے ہوئے وہ خود اپنے علمی ماضی اور لٹریچر سے کٹ کر رہ جاتے ہیں۔ خصوصاً جب مغرب کے مسیحی اور یہودی اہلِ دانش کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور بعض اسلامی تعلیمات کی تعریف میں رطب اللسان دیکھتے ہیں تو ان کی فریفتگی قابل دید ہوتی ہے اور وہ اپنی ہر بات کو طاق نسیاں میں رکھ دیتے ہیں۔ جبکہ غیر مسلم دانشور خصوصاً یہودی اور مسیحی مستشرقین کا اپنی کسی بھی علمی ریسرچ کا بنیادی ہدف اسلامی تعلیمات میں ان کے خیال میں کمزوریوں کو تلاش کرنا اور انہیں اجاگر کر کے مسلمانوں کے دلوں میں شکوک وشبہات کے بیج بونا ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر معروف مستشرق ”فلپ کے ہٹی“ کی اسلام اور عربوں کے حوالے سے ایک کتاب کا حوالہ دینا چاہوں گا کہ اب سے کم و بیش چار عشرے قبل ایک دوست نے مجھے دہلی سے شائع ہونے والا اس کا اردو ترجمہ ”عرب اور اسلام“ یہ کہہ کر پڑھنے کے لیے دیا کہ اس میں اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور یہ پڑھنے کے قابل کتاب ہے۔ میں نے جب اس کا مطالعہ کیا تو ساری کتاب کا خلاصہ یہ سامنے آیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نسل انسانی کے بہت بڑے ریفارمر تھے اور ان کی تعلیمات بہت اچھی تھیں جس کی بنیاد پر عرب تہذیب تشکیل پائی اور اس نے دنیا میں عروج حاصل کیا، مگر یہ تہذیب عربوں کی تہذیب تھی، نسل انسانی کے لیے نہیں تھی۔

میں نے اس دور میں اس کتاب پر نقد لکھا جو ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور میں قسط وار شائع ہوا، اس پر مجھے بخاری شریف کی ایک حدیث یاد آ گئی کہ مدینہ منورہ کے ایک یہودی نوجوان ابن الصیاد کی الٹی سیدھی حرکتوں سے کچھ لوگ متاثر ہونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس سے ملاقات کر کے اس کی حقیقت کو معلوم کرنے کی کوشش فرمائی۔ اس ملاقات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان سے پوچھا کہ ”اتشھد انی رسول اللّٰہ؟“ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو اس یہودی نوجوان نے جواب دیا کہ ”اشھد انک رسول الامیین“ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عربوں کے رسول ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مستشرقین کی تمام تر علمی و فکری محنت کی بنیاد ابن الصیاد کا یہی جملہ ہے کہ وہ پوری دنیا سے اسلام کو عربوں کی تہذیب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عربوں کے ریفارمر کے طور پر تسلیم کرانے کے لیے مسلسل مصروفِ عمل ہیں۔

ایک مثال اور عرض کرنا چاہوں گا، چند سال قبل ہمارے ملک کی ایک بڑی سیاسی شخصیت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ تاریخ کی ایک گمنام شخصیت ہیں۔ اس پر ملک بھر میں بہت شور مچا تو میں نے اس پر عرض کیا تھا کہ وہ صاحب معذور ہیں اس لیے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف ”انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا“ میں پڑھ رکھا ہے جس میں یہ صراحت موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہمارے پاس تین چار واقعات کے سوا کوئی مستند مواد موجود نہیں ہے۔ ظاہر ہے جو یہ پڑھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رائے قائم کرے گا اس کی رائے اسی طرح کی ہو گی۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صحیح اور مکمل تعارف وہی ہے جو قرآن کریم اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں موجود ہے۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دینی علوم کو ان کے اصل مآخذ اور سورسز سے حاصل کرنا اور ثانوی مآخذ کو تعلیم کی بنیاد نہ بنانا ہی اسلامی تعلیمات اور تہذیب و ثقافت تک رسائی کا صحیح ذریعہ ہے، اور بحمد اللہ تعالیٰ دینی مدارس نے اس اصول اور ماحول کو انتہائی جفاکشی، محنت، ذوق اور جہدِ مسلسل کے ساتھ قائم رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ترقیات، کامیابیوں اور ثمرات سے بہرہ ور فرمائیں اور ہم سب کو ان کے ساتھ تعاون کرتے رہنے اور ان کی ہر حوالہ سے سرپرستی کرنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

☆☆ .... ☆☆

مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحبؒ کا وصال

عظیم روحانی و علمی شخصیت، جانشین امام الہدیٰ، ولی کامل، حضرت جی پیر سید جاوید حسین شاہ صاحب 76 سال کی عمر میں 3 رمئی 2024ء بروز جمعہ کو عشاء کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سید جاوید حسین شاہ شیخ الحدیث جامعہ عبیدیہ فیصل آباد، خانقاہ عبیدیہ، دنیا بھر میں لاکھوں مریدین کے روحانی پیشوا اور جمعیت علماء اسلام ف پنجاب کے رہنما مخدوم زادہ سید محمد زکریا شاہ کے والد گرامی تھے۔ انہیں چاروں سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت بیعت حاصل تھی۔ حضرت امام لاہوریؒ کے مداح جبکہ مفسر قرآن حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت بہلویؒ، حضرت خواجہ خان محمدؒ، حضرت علی مرتضیٰ ڈیرویؒ، حضرت مفتی عبدالستارؒ، حضرت سید نفیس الحسینیؒ سمیت متعدد اہل اللہ کے جانشین تھے۔ انہوں نے پوری زندگی درس و تدریس اور احکام شریعت کی پاسداری و اشاعت میں گزاری۔ ہر بدھ کو خانقاہ عبیدیہ علامہ اقبال ٹاؤن میں مجلس ذکر کرواتے اور سالکین کو وعظ فرماتے تھے۔ ان کے ملفوظات کی درجنوں کتابیں شائع ہوئیں۔ ان کے وعظ پر مشتمل کئی جلدوں پر مشتمل کتاب مجالس ذکر بھی مریدین میں مقبول ہے۔ سید جاوید حسین شاہ صاحب نے بیوہ کے علاوہ اکلوتے فرزند سید زکریا شاہ، تین بیٹیاں، تین داماد، پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، ہزاروں شاگرد، لاکھوں مریدین سوگوار چھوڑے ہیں۔

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

قسط:۱۱

ازافادات:..... حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ

اب دیندار بھی محفوظ نہیں رہے: ارشاد فرمایا کہ جب تک سینما تھے تو کم از کم داڑھی والے محفوظ تھے۔ سمجھ لو کہ یہ داڑھی بڑی قیمتی چیز ہے، یہ انسان کو بہت سے گناہوں سے بچاتی ہے، اگر کوئی داڑھی والا جا کر سینما میں لائن لگائے اور وہاں سے ٹکٹ خریدے تو وہ داڑھی کے ساتھ ایسا کر نہیں سکتا، اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ایک حصار بنا دیا، لیکن مصیبت اب آ گئی ہے موبائل فون کی، جس کو اسمارٹ فون کہا جاتا ہے، جس میں دنیا بھر کا کوڑا کرکٹ جمع ہے۔ اور اب کسی فحاشی وعریانی کے متلاشی کو سینما جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس کی جیب میں سینما پڑا ہوا ہے۔ اگر سینما جاتا تو داڑھی کے ساتھ نہیں جا سکتا تھا لیکن اگر یہ فون موجود ہے اور اس میں دنیا بھر کی خرافات موجود ہیں، تو تنہائی میں اپنے کمرے کے اندر بیٹھے ہوئے اس کو کسی کا خوف نہیں، کسی کی شرم نہیں، اس وقت یہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے، جب تک اللہ جل جلالہٗ کا خوف اس کے دل میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی کا احساس اس کے دل میں نہ ہو، حفاظت ممکن نہیں۔

اسمارٹ فون ہر وقت کا خطرہ: ارشاد فرمایا کہ اس (اسمارٹ فون) نے بے حیائی اور آنکھ کے غلط استعمال کا دروازہ چوپٹ کھول دیا ہے۔ اچھا خاصا نمازی ہے، پرہیزگار ہے، صفِ اول میں نماز پڑھنے والا ہے لیکن تنہائی میں بیٹھا ہے اور اپنی آنکھوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال کر رہا ہے۔ کتنی بڑی غداری ہے، کتنی بڑی خیانت، کتنی بڑی نافرمانی ہے۔ اس لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر بھروسہ ہے تو بعض اوقات اس سے اچھے کام بھی لئے جا سکتے ہیں لیکن پاؤں پھسلنے کا ہر وقت خطرہ ہے، نگاہ کے پھسلنے کا ہر وقت خطرہ ہے۔ لہٰذا بھائی! کتنے دن کی زندگی ہے؟ پتا نہیں، کسی کو پتا ہے کہ کب اس کو موت آ جائے گی؟ تو اپنے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کو کیوں داؤ پر لگاؤ کہ اگر اس کا غلط استعمال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں پکڑ ہو جائے گی۔ حضرت فاروقِ اعظمؓ جیسا انسان جس کے تقویٰ اور طہارت کی قسم دنیا کھاتی ہے، جب وہ یہ کہتے ہیں کہ میں اگر آخرت میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں تو بھی غنیمت ہے تو ہُما شُما (ہم لوگ) جوان فتنوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ان کے دل میں خیال نہیں آتا، ان کے دل میں یہ خوف نہیں ہوتا کہ یہ جو ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا غلط استعمال کر رہے ہیں، ایک دن اس کا حساب دینا ہوگا، ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری ہوگی اور ایک ایک نگاہ جو جس چیز پر ڈالی ہے، اس کا حساب دینا ہوگا۔

اہلِ علم کو خاص نصیحت: ارشاد فرمایا کہ آنکھوں کی حفاظت اور گناہوں سے بچنے کے لئے سلامتی اسی میں ہے کہ موبائل کا استعمال کم سے کم اور بقدرِ ضرورت کی حد میں ہو۔ یہ معروضات تو عوام الناس کے لئے ہیں کہ انہیں بھی اس کے نقصانات کے پیشِ نظر بہت احتیاط کرنی چاہیے، لیکن جہاں تک اہلِ علم کا تعلق ہے تو ان کا درجہ بہت زیادہ ہے، ان کے مقام کا تقاضا ہے کہ وہ جواز کے فتویٰ پر عمل کے بجائے تقویٰ پر عمل کریں۔

نقصان سے بچنا مقدم ہے نفع اُٹھانے پر: ارشاد فرمایا کہ دیکھو! شریعت کا قاعدہ ہے ”دفعِ مضرت مقدم ہے جلبِ منفعت پر“ یعنی نقصان سے بچنا مقدم ہے نفع اُٹھانے پر، اس کو یوں سمجھئے کہ ایک چیز ہے جس سے آپ کو یہ بھی امید ہے کہ شاید کوئی نفع پہنچ جائے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ نقصان پہنچ جائے، تو نقصان سے بچنا تو واجب ہے اور موہوم فائدہ اتنا مقدم نہیں ہے۔ تو اگر اپنے آپ کو گناہوں کے خطرے میں ڈالنے والی بات ہے تو پھر دفعِ مضرت مقدم ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو چھوڑ دو، اور سادہ موبائل پر اکتفا کرو جس کے اندر یہ الا بلا موجود نہ ہو۔

(ماخوذ از بیانات: جون، اگست، دسمبر ۲۰۱۸ء)

افتتاحِ درسِ بخاری کے موقع پر طلباء کرام سے خطاب: ارشاد فرمایا کہ اس دور کا بہت بڑا فتنہ موبائل ہے، اس لئے ہم نے یہ

پابندی لگائی ہے کہ درسگاہوں میں کوئی موبائل لے کر نہیں جائے گا اور درسگاہوں کے علاوہ بھی اگر طالب علم اپنے پاس موبائل رکھتا ہے تو صرف سادہ، بغیر کیمرے والا اور بغیر میموری کارڈ والا رکھے، یہ انتہائی ضروری اقدام ہے اور ہم نے اس پر سختی کی ہے اور مزید سختی کرنی ہے۔ آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ گزشتہ سال بعض طلبہ کو اسی بناء پر ہم نے مدرسہ سے خارج کر دیا کہ انہوں نے ان ضوابط کی خلاف ورزی کی تھی، بعض طلبہ ان میں وہ تھے جو دورۂ حدیث میں آنے والے تھے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ دورۂ حدیث میں آنا بذاتِ خود مقصود نہیں، اگر ایک طالب علم ناجائز کام کررہا ہے، مثلاً بدنظری میں مبتلا ہے، اور وہ دورۂ حدیث میں آجائے تو اس کے دورۂ حدیث میں آنے سے کوئی فائدہ نہیں، لہٰذا ہم نے یہ پابندی (موبائل کی) لگائی ہے اور آپ حضرات کو بہت اہتمام کے ساتھ اس کی پابندی کرنی ہوگی۔

(البلاغ، ذوالحجہ ۱۴۴۲ھ)

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا قابلِ تقلید عمل:

(۱) ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ (ملتان) کے ناظم حضرت مولانا قاری اسحٰق ملتانی صاحب مدظلہ ماہنامہ محاسنِ اسلام میں لکھتے ہیں: ۶؍ مارچ ۲۰۲۱ء بروز ہفتہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان کی عظیم کتاب ''مقالات حکیم الامت'' کی افتتاحیہ دعائیہ تقریب کے لئے ادارہ میں تشریف لائے تو ایک صاحب موبائل کے ذریعہ ویڈیو بنانے لگے، حضرت نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا کہ یہ کیا فضول حرکت ہے کہ جہاں جائیں لوگ ویڈیو بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ (۲) حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے ایک مرتبہ ختم بخاری شریف کے موقع پر ابتداء میں ہی کیمرے یہ کہہ کر بند کروادیئے کہ یہ اس مبارک مجلس کے شایانِ شان نہیں۔ (۳) شیخ الاسلام مدظلہم کے موبائل اور تصویری فتنہ کے متعلق مختلف بیانات کے آڈیو کلپ موجود ہیں، جن میں موبائل کو گناہوں کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا قاری اسحٰق ملتانی صاحب دامت برکاتہم نے اسی مذکورہ ماہنامہ (محاسنِ اسلام) میں احقر (فیروز میمن) کے بارے میں اپنے حسنِ ظن کا اظہار کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے نیک گمان سے بڑھ کر بنادے، لکھتے ہیں: ''کچھ عرصہ قبل شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ کے خلیفہ اجل حضرت فیروز عبداللہ میمن صاحب مدظلہم ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان تشریف لائے تو وہ موبائل کی تصاویر اور ویڈیوز کے فتنہ کے خلاف پورے شدومد سے محتاط نظر آئے۔ حضرت کے خدام نے کمالِ احتیاط کی کہ کوئی بھی شخص حضرت کی تصویر یا ویڈیو نہ بنا سکے۔ ایک صاحب نے تصویر لی تو ان کے موبائل سے ختم کرادی۔ حضرت کے مشاہدہ میں اسمارٹ فون کے اس قدر نقصانات آچکے ہیں کہ فرماتے تھے کہ گویا میرا سینہ جل رہا ہے اور میں آپ کو اس کے نقصانات بتا نہیں سکتا۔''

وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے اعلان:

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ (مدیر جامعہ خیرالمدارس ملتان) نے اپنے بیان میں فرمایا کہ گزشتہ دنوں (مارچ ۲۰۲۱ء) وفاق المدارس کی میٹنگ تھی، جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ بھی موجود تھے۔ اس اجلاس میں مروجہ موبائل کی تصاویر اور ویڈیوز زیر بحث آئیں تو سب حضرات نے اتفاق فرمایا کہ مروجہ ویڈیوز کے متعلق اگرچہ علماء کے مابین اختلاف ہے لیکن ان سے بچنا لازم ہے، خصوصاً اہلِ علم کو کہ وہ اپنے پروگرام کی ویڈیو نہ بنایا کریں۔ اس کے بعد حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا: ''آج کے بعد جامعہ خیرالمدارس میں کسی قسم کی ویڈیو نہیں بنے گی اور میں تمام اساتذہ و طلبہ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو ہر حال میں چھوڑ دیں۔ آج تک جو ہو چکا اس پر استغفار کرتا ہوں، آپ سب بھی کریں۔ خیرالمدارس کا جو فرزند (فاضل) ویڈیو بنائے گا اس کا خیرالمدارس سے اور ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہوگا، ہم اس سے بری ہوں گے۔ یہ ممنوع لغیرہ ہونے کی وجہ سے لازم الترک ہے (یعنی اگر جائز بھی ہو تو بھی اس کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں، اس لئے اس کا چھوڑنا لازم ہے۔)''

(ماہنامہ محاسن اسلام جون ۲۰۲۱ء)

ضروری اعلان جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، بنوری ٹاؤن، کراچی: (اعلان دفتر تعلیمات: ۵؍ جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ)

(**نوٹ**: تمام مدارس اوّلاً طلبہ کو موبائل رکھنے کی اجازت نہ دیں، اگر مجبوری ہو تو ان شرائط کے ساتھ اجازت دیں)

جامعہ اور شاخہائے جامعہ کے تمام طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جامعہ کی حدود میں موبائل فون رکھنے یا استعمال کرنے کا ضابطہ درج ذیل ہے:

① اسمارٹ فون کا استعمال قطعاً ممنوع ہے، اگر کسی بھی طالب علم کے پاس کسی بھی وقت،

تعلیمی یا غیر تعلیمی اوقات میں اسمارٹ فون پایا گیا تو اس طالب علم کا فوری اخراج کر دیا جائے گا۔

۲ طالب علم کے لئے سوشل میڈیا (واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام، یوٹیوب، ٹک ٹاک، وغیرہ) پر کسی بھی قسم کی سرگرمی یا اکاؤنٹ یا گروپ بنانا قابلِ اخراج جرم ہے۔

۳ سادہ موبائل کا استعمال بھی تعلیمی اوقات اور مغرب تا رات ۱۰:۳۰ کے دوران منع ہے۔

۴ البتہ سادہ موبائل (بغیر میموری کارڈ) روزانہ صرف عصر تا مغرب اور جمعرات کی عصر سے جمعہ کی مغرب تک استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

۵ رہائشی طلبہ، سادہ موبائل بھی دارالاقامہ میں رکھیں، درس گاہ میں موبائل لانا قطعاً ممنوع ہے۔

۶ غیر رہائشی طلبہ جامعہ پہنچ کر سادہ موبائل دفتر میں جمع کرائیں اور چھٹی کے وقت وصول کریں۔

۷ جن طلبہ کو عصر تا مغرب کے علاوہ گھر سے رابطہ کی ضرورت ہو، وہ طلبہ اپنے ناظم دارالاقامہ یا درس گاہ کے نگران استاد کا نمبر دے سکتے ہیں۔

۸ طلبہ کے موبائل کسی بھی وقت چیک کئے جاسکتے ہیں، ان میں کسی قسم کی نامناسب چیز ہوئی تو سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

ضروری اعلان جامعہ دارالعلوم، کراچی (عمید الدراسات ۱۴۴۲ھ)

حسبِ ہدایت حضرت نائب صدر صاحب (شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی) تمام طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ:

۱ طلبہ کے لئے تصویری موبائل فون کا استعمال بالکلیہ ممنوع ہے، نہ درسگاہ میں اس کی اجازت ہے اور نہ ہی دارالاقامہ میں، البتہ سادہ موبائل بغیر میموری کارڈ کے غیر تعلیمی اوقات میں بوقتِ ضرورت استعمال کرنے کی اجازت ہے، لیکن درسگاہوں میں سادہ موبائل لانا بھی ممنوع ہے۔

۲ جن کے پاس تصویری موبائل ہوں وہ انہیں گھر بھیج دیں یا دارالاقامہ میں جمع کرادیں۔

۳ رات کے اوقات میں راستوں پر، یا مغربی اور شمالی چمن میں یا میدانوں کی طرف موبائل لے کر تنہا پھرنا بھی ممنوع ہے۔

۴ جامعہ دارالعلوم کے طلبہ کو دورانِ تعلیم کسی بھی قسم کا آفیشل پیج یا سوشل میڈیا اکاؤنٹ بنانے کی ممانعت ہے۔

۵ تمام طلبہ ان ہدایات پر سختی سے عمل کریں، تصویری موبائل پائے جانے کی صورت میں سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی، جو کہ تعلیمی سال کے اختتام تک یہ موبائل ضبط کرنے یا فوری اخراج کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے۔

۶ موبائل فون پر کسی بھی قسم کی سیاسی پیغام رسانی (میسجنگ) اور تبصرے کرنا ممنوع ہے، خلاف ورزی کی صورت میں اخراج کر دیا جائے گا۔

قادیانیت سے متعلق کیس پر سپریم کورٹ جلد از جلد نظر ثانی کرے

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں نے ملک بھر کے علماء و خطباء سے اپیل کہ ہے کہ آج نماز جمعہ میں تاجدار ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ بیان کی جائے اور منکرین ختم نبوت کے عقائد ونظریات سے عوام الناس کو آگاہ کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وطن عزیز میں سیکولر اور آئین کے باغی قادیانیوں کو سہولتیں دینے کے فیصلوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ائمہ وخطبائے مساجد جمعہ کے اجتماعات میں فتنہ قادیانیت کی سنگینی پر روشنی ڈالیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان سے مؤدبانہ مطالبہ کیا جائے کہ قادیانیت سے متعلق 6 رفروری 2024ء کے سپریم کورٹ کے متنازع فیصلہ پر نظر ثانی کے لئے جلد از جلد تاریخ دی جائے اور فیصلے میں جو شرعی، قانونی اور آئینی سقم موجود ہیں، وہ دور کئے جائیں۔ اکابر علمائے کرام و وکلا کے دلائل کی روشنی میں فیصلہ دیا جائے تا کہ اس کیس سے متعلق مسلمانانِ عالم کی تشویش اور اضطراب دور ہو۔ نیز عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے کسی ایسی شخصیت یا جماعت کو مشاورت میں شامل نہ کیا جائے جس کا موقف ملت اسلامیہ کے متفقہ فیصلے سے متضاد ہو۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، امیر مجلس کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد ودیگر نے یہ بھی اعلان کیا کہ 7 رستمبر 1974ء کے تاریخ ساز فیصلے کو ستمبر میں 50 سال مکمل ہونے پر تقریبات منعقد کی جائیں گی اور 25 تا 31 راگست 2024ء کراچی کے سات اضلاع میں سات کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی، نیز 7 رستمبر کو مینار پاکستان پر ملک گیر تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں ملک بھر سمیت کراچی سے بھی عاشقان مصطفیٰ کے قافلے شریک ہوں گے۔

ایک دلی گزارش از احقر فیروز میمن: پوری دنیا کے اکابر علماء کرام، مفتیانِ کرام، مدارسِ دینیہ موبائل فون کی خرافات کے بارے میں تنبیہ فرما رہے ہیں، ہمارے مفتی انوار صاحب سلمہٗ نے موبائل کے نقصانات سے بچنے کے لئے معالجات کے عنوان سے مضامین کو یکجا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سب سے پہلے میں محتاج ہوں، اللہ میرے حال پر رحم فرمائے، ہم سب پر اور عالمِ اسلام پر رحم فرمائے، میری اور ہر مومن کی حفاظت فرمائے، ہم سب کو اللہ والا بنائے، جذب فرما کر اولیاء صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچائے۔ آمین

عرضِ جامع از مفتی انوار الحق: علماء کرام، مفتی صاحبان اور بزرگانِ دین صرف نقصانات اور امراض نہیں بتاتے بلکہ اس کے ساتھ اس سے بچنے کے طریقے، علاج اور متبادل بھی بتاتے ہیں، موبائل فون کے نقصانات کے مندرجہ ذیل معالجات اور حفاظتی تدابیر میرے پیارے شیخ و مرشد محبی و محبوبی شیخ العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ فیروز عبداللہ میمن صاحب دامت برکاتہم نے اپنے بیانات میں ارشاد فرمائے تھے، جنہیں احقر نے یکجا کیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

گناہوں اور آلاتِ معصیت سے دوری، ایک مؤثر تدبیر: ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے تو اسبابِ گناہ اور آلاتِ گناہ سے دوری بہت ضروری ہے، آپ ﷺ نے دعا سکھائی: ’’اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ‘‘ اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری فرما جتنی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ افسوس! ہم آج گناہ، آلاتِ گناہ اور مجالسِ گناہ سے بجائے دوری کے قربت اختیار کرتے ہیں، جس کی بناء پر آسانی سے گناہوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اس بات کی کوشش کریں کہ جب تک شدید ضرورت نہ ہو، اسمارٹ فون، کمپیوٹر، نیٹ وغیرہ نہ خریدیں کیونکہ ان چیزوں کے ہوتے ہوئے اپنے آپ کو گناہ سے بچانا بہت مشکل ہے۔ خریدنے سے پہلے اپنے شیخ کو صحیح حالات بتا کر مشورہ کریں، جو وہ تجویز کریں اس پر عمل کریں۔

موبائل فون کی ضرورت اور اس کا معیار: ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی کہتا ہے کہ بڑا موبائل خریدنا میری ضرورت ہے تو پہلے ضرورت کا مطلب سمجھیں۔ ضرورت ایسی چیز کو کہتے ہیں کہ جس کے نہ ہونے سے ضرر ہو یعنی دینی یا دنیاوی نقصان ہو۔ اگر واقعی شدید ضرورت ہے تو پھر اس بات کو ذہن نشین کر لیں جو میرے شیخ و مرشد حضرت والاؒ نے فرمایا کہ ’’دنیا سانپ ہے، اس کو پکڑنے کے لئے پہلے منتر سیکھ لو، جس کو دنیا کمانا ہو پہلے تقویٰ کا منتر حاصل کرلو، پھر دنیا آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ جو شخص دولت کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ نہیں کرتا اور متقی ہے، اس کے لئے دنیا کچھ مضر نہیں۔ صحابہ کرامؓ نے بادشاہت بھی کی لیکن ان کی بادشاہت ان کو اللہ سے غافل نہ کر سکی، دنیا کے سانپ کا نشہ ان پر نہ چڑھ سکا کیونکہ ان کے پاس اس کا منتر تھا، وہ منتر کیا تھا؟ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ (سورۃ النور: آیۃ ۳۷) ترجمہ: وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور نگاہیں اُلٹ پلٹ کر رہ جائیں گی۔ (آسان ترجمۂ قرآن) صحابہ کرامؓ روزِ قیامت کی پیشی سے ڈرتے تھے۔‘‘

بضرورت موبائل اور انٹرنیٹ استعمال کرنے کا لائحہ عمل: (۱) اگر نفس و شیطان کے چکر سے بچنا چاہتے ہیں تو موبائل، کمپیوٹر، انٹرنیٹ تنہائی میں ہرگز استعمال نہ کریں، گھر والوں کے سامنے استعمال کریں اور اسکرین اس طرح رکھیں کہ جس پر دوسروں کی نظر پڑ سکے۔ (۲) اب ایسی ایپ آگئی ہیں جن کے ذریعہ موبائل میں صرف مخصوص آپشن ہی چل سکتے ہیں، اسے کمپیوٹر جاننے والے دیندار شخص سے سمجھ لیں۔ اپنے لئے یا بچوں کے لئے ان کے استعمال والے آپشنز کے علاوہ باقی سب پر کسی اور سے پاس ورڈ لگوا لیں جو صرف وہی کھول سکتا ہو، خود نہ لگائیں۔ (۳) بذریعہ کمپیوٹر انٹرنیٹ پر مجبوراً سرچ کرنا ہو تو Chrome Web Store پر Wizmage Image Hider جیسے سوفٹ وئیر انسٹال کرلیں، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ تصویر چھپ جائے گی، اگر یہ نہ ہو سکتا ہو تو اسکرین سائز کو بالکل چھوٹا کریں تاکہ تصاویر واضح نہ ہوں، اس طرح بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ تو کمپیوٹر کے لئے ہدایت تھی لیکن موبائل کے ذریعہ تصاویر کو روکنا زیادہ مشکل ہے، اس لئے بہتر ہے کہ موبائل کا انٹرنیٹ بند رکھیں اور صرف ضرورت کے وقت کھولیں اور ضرورت پورا ہونے پر فوراً بند کر دیں، اور جہاں تک ممکن ہو اس پر سرچنگ نہ کریں، سرچنگ کے لئے کمپیوٹر کو اوپر والی شرائط کے مطابق استعمال کریں، غیر ضروری ایپ قطعاً استعمال نہ کریں ورنہ اس میں طرح طرح کے اشتہارات آتے ہیں، جس سے گناہوں میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

عقیدۂ ختمِ نبوت پر

چہل احادیث مبارکہ

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، لاہور

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے انسانیت کی راہنمائی کے لئے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا اور اُن پر وحی نازل فرمائی تاکہ وہ الوہی پیغام پر عمل پیرا ہوکر اپنے امتیوں کے سامنے لائق تقلید نمونہ پیش کرسکیں۔ نبوت ورسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفی، احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر اختتام پذیر ہوا۔ خلاقِ عالمین نے اپنے محبوبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر عالم کے لیے رحمت کبریا ہیں۔ اس کے علاوہ رب کریم نے حضور سید انام صلی اللہ علیہ وسلم پر دین مبین کی تکمیل فرمادی اور وحی جیسی نعمت کو تمام کردیا اور اسلام جیسے عالمگیر (Universal)، ابدی (Eternal) اور متحرک (Dynamic) دین کو رہتی دُنیا تک کے لئے اپنا پسندیدہ دین قرار دے دیا۔ قرآن مجید میں حضور اکرم، نبی معظم، رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان اس آیت مبارکہ میں کیا گیا:

”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔“ (سورۃ الاحزاب:۳۳-۴۰)

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔“

یہ نص قطعی ہے ختم نبوت کے اس اعلان خداوندی کے بعد کسی شخص کو قصرِ نبوت میں نقب زنی کی سعی لاحاصل نہیں کرنی چاہئے۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مہبطِ وحی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات کتب احادیث میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ یہاں ایسی احادیث پر مبنی اربعین پیش کی جارہی ہے تاکہ منکرین ختم نبوت پر حق واضح ہوسکے اور یہ عمل اس حقیر پرتقصیر کے لئے نجاتِ اُخروی کا باعث ہو، کیونکہ محدثین کرام نے اربعین کی فضیلت میں روایات نقل فرمائی ہیں۔ حافظ ابی نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ نے حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من حفظ علی أمتی أربعین حدیثا ینفعھم اللہ عز وجل بھا، قیل لہ: أدخل من أی أبواب الجنۃ شئت۔“

”جس شخص نے میری اُمت کو ایسی چالیس احادیث پہنچائیں جس سے اللہ عزوجل نے ان کو نفع دیا تو اُس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔“

(الاصفہانی، ابی نعیم احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، مصر: مکتبۃ الخانجی بشارع عبدالعزیز ومطبعۃ السعادہ بجوار محافظۃ، ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۲ء/ ۴: ۱۸۹)۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ، هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ۔“

”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق درجوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔“ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۳۵۳۴، ۳۵۳۵)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، بَيدأَ أَنَّهُمْ أُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ‘‘

’’ہم سب آخر والے روزِ قیامت سب سے مقدم ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حالانکہ (پہلے والوں) کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سب کے بعد۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، حدیث:۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲)

۳۔ حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

’’كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ. قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔‘‘

’’بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنادیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔‘‘ (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث:۳۴۵۵)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔‘‘

’’میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔‘‘ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ والنازعات، حدیث:۴۹۳۶، کتاب الطلاق، باب اللعان، حدیث: ۵۳۰۱، کتاب الرقاق، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بعثت انا والساعۃ کہاتین، حدیث: ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵)

۵۔ امام مسلم نے تین اسناد سے یہ حدیث بیان کی ہے:

’’سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلم، وَفِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيْ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔‘‘

’’میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، عُقیل کی روایت میں ہے زہری نے بیان کیا عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماۂ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:۶۱۰۷)

۶۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

’’اِنَّ لِيْ أَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ۔‘‘

’’بے شک میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسماۂ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:۶۱۰۶)

۷۔ حضرت محمد بن جبیر اپنے والد گرامی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُوا اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ۔‘‘

’’میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد دُنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔‘‘ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث: ۳۵۳۲، صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب من بعد اسمہ احمد، حدیث: ۴۸۹۶)

۸۔ امام مسلم نے ثقہ راویوں کے توسط

سے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُسَمِّی لَنَا نَفْسَہ أَسْمَاءً، فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ، وأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّی، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ۔"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفّی اور حاشر ہوں اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ ہوں۔" (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:۶۱۰۸)

۹۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

"أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہ نَبِیٌّ۔"

"میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا، میں حاشر ہوں لوگوں کا میرے قدموں میں حشر کیا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔" (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:۶۱۰۵)

۱۰۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کَیْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَإِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔"

"اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:۳۹۲)

۱۱۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَیَکُوْنَ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلَاثِیْنَ، کُلُّهُمْ یَزْعُمُ أَنَّہ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔"

"قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔"

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث:۳۵۷۱)

۱۲۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ۔"

"نبوت میں سے (میری وفات کے بعد کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔" (صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، حدیث:۶۹۹۰)

۱۳۔حضرت ابواُمامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

"أَنَا اٰخِرُ الْأَنْبِیَاءِ، وَأَنْتُمْ اٰخِرُ الْأُمَمِ۔"

"میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔" (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یأجوج ومأجوج، حدیث:۴۰۷۷، المستدرک للحاکم حدیث:۸۶۲۱)

۱۴۔حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔"

"بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اور انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔" (المستدرک للحاکم، تفسیر سورۃ الاحزاب، حدیث:۳۵۶۶، جلد:۷، ص:۵۳۰۴۔ مسند احمد، حدیث عرباض بن ساریہ، جلد۴، ص:۱۲۷)

۱۵۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

"نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا، وَالْأَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔"

"ہم (امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) اہل دنیا میں سے سب سے آخر میں آئے ہیں اور روزِ قیامت کے وہ اولین ہیں جن کا تمام مخلوقات سے پہلے حساب کتاب ہوگا۔" (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ہدایۃ ہذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ، حدیث:۱۹۸۲)

(جاری ہے)

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ

مولانا محمد سفیان قاسمی

دورِ قدیم کے صدر مقامات میں سلطان یا والی سلطنت کی طرف سے جو عہدے دار مقرر ہوتے تھے ان میں ایک بڑا اہم عہدہ ''صاحب الخبر'' کے نام سے معروف ہوا کرتا تھا۔ شعبہ کے مرکزی عہدے پر فائز کیے جانے والے شخص کی جہاں مختلف زاویوں سے جانچ کا عمل ہوتا تھا، اس میں سب سے اہم ترین پہلو کا تعلق معین شخص کی دیانت وامانت کے امتحان اور اس کے کردار وگفتار سے ہوتا تھا، جو اس کے چال چلن کے جائزے کی روشنی میں طے کیے جانے کے ساتھ ساتھ گرداگرد مختلف طبقات کی گواہیوں کا اس عہدے کی تقرری پر بڑا گہرا دخل واثر ہوا کرتا تھا اور مرکزی منصب سے لے کر نچلے درجے تک جانچ کے عمل کا پیمانہ ایک ہی ہوتا تھا۔ اس محکمہ کا فرض تھا کہ وہ والی سلطنت اور ارکانِ حکومت کو ہر دم پیش آنے والے واقعات اور اس کے اسباب واثرات کی صحیح صحیح اور بروقت خبریں پہنچائے۔

اس زمانے میں مرکزی عہدے دار کی ہی نہیں، بلکہ پورے محکمہ کے لوگوں کی تنخواہیں عام سرکاری شرح وظائف سے خاصی زائد ہوتی تھیں، لیکن اسی کے ساتھ ساتھ غضب کا توازن برقرار رکھا جاتا تھا۔

اس سلسلے کے قوانین نہ صرف نہایت سخت گیر تھے، بلکہ سریع النفاذ بھی تھے۔ اس سلسلے میں قانون کی سختی کا عالم یہ تھا کہ والی سلطنت کو پہنچائی جانے والی خبر اگر کسی بھی درجہ میں جھوٹی ثابت ہوئی یا غلط پائی گئی یا سازش والزام ثابت ہوگیا تو کم سے کم درجہ میں حبسِ دوام کی سزا یا پھر سیدھے سیدھے سزائے موت تھی، کیوں کہ محکمہ کی ہی فراہم کردہ خبروں پر حکومت کی پالیسیوں اور فیصلوں کا انحصار ہوتا تھا، انہی خبروں پر سلطنت کے فیصلوں کا استوار واختلال منحصر ہوتا تھا، گویا کہ ایک غلط خبر کے نتیجے میں بسا اوقات بڑے بڑے طوفان برپا ہو جایا کرتے تھے۔ دو ملکوں میں ہول ناک جنگیں برپا ہو جایا کرتی تھیں، ماضی سے حال تک مختلف تاریخی شہادتیں موجود ہیں۔

خوارزم شاہ کے دربار میں چنگیزی سفیر کے تعلق سے محض ایک شخص کے ذاتی جذبہ غضب وعناد کے زیر اثر جھوٹی اور بے بنیاد خبر کے نتیجہ میں بھرے دربار میں سفیر کو قتل کیے جانے کے سنگین ترین جرم کے سبب ایک ایسا ہلاکت خیز طوفان آیا الامان والحفیظ!!! اپنے دور کی دو عظیم سلطنتیں ایسی تاخت و تاراج ہوئیں کہ آنے والے ہر دور میں نشانِ عبرت کے طور پر یاد کی جانے لگیں، لاکھوں بے گناہ انسان تہہ تیغ کر دیے گئے اور لاکھوں لاکھ خانماں برباد ہوگئے۔ صرف یہ ایک ہی مثال نہیں، بلکہ ہر دور میں مختلف علاقوں اور مختلف اقوام وملل کے تاریخی وقائع ان حقائق پر شاہد عدل اور تاریخ کے صفحات پر قوموں کی آبادی وبربادی اور عروج وزوال کی بے شمار دل خراش داستانیں رقم ہیں۔

بالفاظ مختصر...... ذرائع ابلاغ کو حدود

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

وقیود اور سخت قسم کے قانون کی جکڑ بندیوں اور ضابطہ اخلاق کے دوائر میں رکھنا بقائے امن کے لیے اتنا ہی ضروری ہے کہ جیسے کسی خوں خوار شیر کو پابہ زنجیر رکھنا۔ جب جب اس شعبہ کو آزاد چھوڑا گیا تب تب امن عامہ میں اختلال کی روز بروز نئی نئی صورتیں پیدا ہوتی گئیں، جس سے ثابت ہوا کہ ابلاغ میں دروغ گوئی کے سبب انسانیت کو اکثر اوقات انتہائی سنگین نتائج بھگتنے پڑ جاتے ہیں، جس کے نقصانات اور خوں آشام مضرتوں کا سلسلہ بسا اوقات نسلوں اور صدیوں پر محیط ہوتا ہے اور لمحوں کی خطا کی سزا صدیوں کو جھیلنی پڑتی ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں، حقیقت تک پہنچنے کے لیے تاریخ کا بغور مطالعہ اور اپنے ہی اردگرد ہر پل نت نئے پیش آنے والے واقعات کا بصیرت کے ساتھ مشاہدہ ہی کافی ہے۔

اقوام وملل کی تاریخ میں واقعات شاہد عدل ہیں۔ نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاک کاشغر، لحہ بہ لحہ "پیش آنے والے" یا "پیش کیے جانے والے" واقعات اصول شرافت ودیانت سے عاری ابلاغ وصحافت کی دروغ گوئیوں کا ایسا گورکھ دھندہ ہیں اور منظرنامہ کچھ یوں ہے:

''ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ''

گزرے دور میں مثل مشہور تھی کہ کانوں سے سنے کا یقین نہ کرے، بلکہ آنکھوں دیکھے پر اعتماد کرے، لیکن عہد حاضر میں متنوع ذرائع ابلاغ کے ہلاکت خیز ارتقا اور اس کے دروغ باف استعمال نے اس مثل کو بھی فرسودہ کیا ہے، قطعاً ضروری نہیں کہ آج کے دور میں جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں یا دکھایا جارہا ہے وہ سب کچھ صحیح ہو، پیش نظر کی حقیقت کا بسا اوقات پس منظر کی نوعیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا ہے، اسی دجل آمیز ہنر کو اصول صحافت کے سرنامے سے سجا کر رکھا گیا ہے۔

اس طویل ترین موضوع کے مختصر ترین اقتباسات بالائی سطور کی روشنی میں دینی و اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ ہی دراصل مقصد تحریر کی کلید ہے۔

حیات بنی نوع انسانی کے اس بے انتہا اہم اور حساس موضوع پر دین اسلام میں بہت ہی روشن اور واضح تعلیم و ہدایات موجود ہیں۔ اگر صحافت وابلاغ میں ان زرّیں اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دیانت کے ساتھ اپنے فریضہ کو انجام دیا جائے تو آج کے اس دورِ انحطاط میں بھی دنیا کو امن وسکون کا گہوارہ بنایا جاسکتا ہے، اگرچہ یہ بات دیگر ہے کہ اخلاص ودیانت اور امن وایمان کے دشمنوں کے تمام تر کاروبار کی بنیاد ہی انتشار وافتراق پر رکھی ہے اور خالص مفاد پرستانہ ذہنیت کو سامنے رکھتے ہوئے بظاہر اسباب حقیقت کی دنیا میں اس خواب کی تعبیر کے معرض شہود پر آجانے کی آرزو اگرچہ دیوانے کے خواب یا نقار خانے میں طوطی کی آواز کے ہی مترادف ہے، لیکن ''ایک پیغام محبت ہے، جہاں تک پہنچے'' کم از کم دل کی خلش کو کسی درجے میں یک گونہ سکون تو ہو...... کی سعی کا تو عنوان دیا جاسکتا ہے، کوئی بھی ہوش مند

تحفظ ختم نبوت تربیتی ورکشاپ

کراچی (مولانا محمد عبداللہ چترزئی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی بساط کے مطابق مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ اور قادیانیوں کو دعوت ایمان دینے کے لئے برسرپیکار ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے تعلق رکھنے والے ذمہ داران دنیائے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو اس اہم عقیدہ کی حساسیت کی طرف متوجہ کراتے ہیں۔ ۳؍مئی ۲۰۲۴ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامعہ تعلیم القرآن میں زیر نگرانی مولانا حامد صاحب ایک تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی کے مسؤل مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب نے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس پُرفتن دور میں اس عظیم عقیدہ ختم نبوت کے لئے تحفظ کے لئے کام کرنا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، حضرت مولانا محمد عمر پالن پوریؒ کا قول نقل کرکے فرمانے لگے کہ ''اللہ رب العزت خوش نصیب اور سعادت مند لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قبول فرماتے ہیں۔'' بقول شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ: ''جو شخص اس دور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین والا تعلق قائم کرنا چاہتا ہے تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے۔'' اس تربیتی ورکشاپ میں علماء کرام، ائمہ کرام اور کارکنان نے شرکت کی۔

انسان اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ صحافت کسی قوم کی تعمیر وترقی، تخریب وتنزلی، بلندی فکر وشعور، پستی وبدامنی، ایک روشن وتاب ناک خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے میں موثر کردار اور قوم کی اجتماعی محنتوں کے نتیجے میں روشن منصوبوں کو لمحوں میں تیرہ وتاریک کردینا......

غرضیکہ صحافت وابلاغ میں تعمیر وتخریب دونوں کی بھرپور صلاحیت اور اس کی اثر انگیزیوں کے رموز پوشیدہ ہیں اور آج کے گلوبلائزیشن کے دور میں اصول دیانت وامانت کے تمام مذہبی واخلاقی، معاشرتی وسماجی اصولوں سے آزاد خالص تاجرانہ بنیادوں پر، برسر عمل میڈیا سرمایہ داروں اور سیاست دانوں کی ہاتھ کی کٹھ پتلی بن کر رہ گیا ہے جب کہ اسلامی نقطہ نظر سے صحافت کا بنیادی نقطہ اور محور عمل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، بالفاظ دیگر اچھائی کے فروغ اور برائی کی روک تھام کے لیے قلمی، فکری، علمی اور عملی صلاحیتوں کے ذریعہ مثبت سوچ کے فروغ کی اور ذرائع ابلاغ کے استعمال کی جدوجہد کرنا ہی صحافت کا بنیادی فریضہ ہے اور واقعتاً یہ اس قدر عظیم الشان اور رفیع المرتبت فریضہ ہے کہ قرآن کریم کی تصریحات وتشریحات کے مطابق فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی بجا آوری ہی تمام انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بنیادی مقاصد کے اہم ترین اجزائے ترکیبی کا جزوکلید ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ صحافت کس قدر مقصدِ میدان عمل ہے اور چوں کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہی اسلامی صحافت کا بنیادی مقصد ہے، اس لیے ایک داعی حق کی جو صفات قرآن وسنت سے معلوم ہوتی ہیں وہ تمام صفات ایک مسلم صحافی میں پائی جانی چاہئیں۔

بنیادی طور پر یہاں ایک سوال کا پیدا ہونا ایک فطری تقاضا ہے کہ صحافت کا بنیادی مقصد محض اچھائی کا فروغ اور برائی کی روک تھام نہیں ہے، بلکہ بروقت صحیح معلومات فراہم کرنا اور تازہ ترین سچی خبریں مہیا کرنا صحافت کا بنیادی رکن ہے۔ یقیناً اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ صحیح معلومات اور خبروں سے قارئین وناظرین کو آگاہ وباخبر کرنا ہی صحافت کا بنیادی مقصد وفریضہ ہے، لیکن بقول حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہر خبر اگرچہ لفظوں کے اعتبار سے خبر ہو، لیکن اس کا مقصد حقیقت میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی ترغیب ہوتا ہے۔ علیٰ سبیل المثال اگر میڈیا آپ کو خبر دیتا ہے کہ آپ کے پڑوسی ملک نے فلاں فلاں اہم ترین ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں کام یابی حاصل کر لی ہے تو یہ محض ایک خبر یا اطلاع نہیں، بلکہ بنیادی طور پر آپ کے لیے پیغام ہے کہ آپ بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس جیسی یا اس سے اعلیٰ ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔

بصورت دیگر علاقائی طاقت کا توازن بگڑ جائے گا اور اسی فریضہ کی ادائیگی کا نام امر بالمعروف ہے کہ اس خطرے سے نبرد آزما ہونے کے لیے آپ کو مناسب انتظام کر لینا چاہیے۔ لہٰذا سچی خبریں بر وقت فراہم کرنے اور صحیح معلومات بہم پہنچانے سے بھی مآل کار امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان صحافی کو ان تمام اوصاف وکمالات کا نمونہ ہونا چاہیے کہ قرآن وسنت میں داعیٔ حق کے لیے جو اوصاف بیان کیے گئے ہیں ان میں بنیادی بات یہ ہے کہ داعیٔ حق کو ناساز گار حالات سے دل گیر و مایوس ہو کر اپنا کام نہیں چھوڑنا چاہیے، بلکہ حق بات کو کہنے اور پھیلانے کی کوشش انتہائی مایوس کن ماحول میں بھی جاری رکھنی چاہیے، کیوں کہ اچھائی کے فروغ کے لیے کی جانے والی جدوجہد رائیگاں نہیں جاتی، جلد یا بدیر اس کا اثر ہو کر رہتا ہے، بشرطیکہ اس عظیم ذمہ داری کی تمام نزاکتوں کا خیال رکھا جائے۔☆☆

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

امام الہند شاہ حضرت ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ بدھ کے روز ۱۴؍شوال المکرم ۱۰۱۴ھ اورنگزیب عالمگیرؒ کے دور میں دہلی میں پیدا ہوئے، اپنے والد گرامی حضرت مولانا شیخ عبدالرحیم دہلویؒ سے فارسی وعربی کے رسائل پڑھے اور ایسے ہی مشکوٰۃ شریف اور بخاری شریف کا کچھ حصہ، شمائل ترمذی، مدارک التنزیل، تفسیر بیضاوی، ہدایہ، شرح وقایہ، توضیح تلویح، شرح تلخیص المختصر و مطول، علامہ سعد الدین تفتازانی وغیرہ ذالک، کتب تصوف، منطق، علم کلام، ھیئۃ، حساب، پڑھیں۔ ایسے ہی اپنے زمانہ کے امام الحدیث مولانا شیخ محمد افضل سیالکوٹیؒ سے احادیث نبویہ سے متعلق استفادہ کیا اور اپنے والد محترم کی وفات کے بعد بارہ سال علوم اسلامیہ کی تدریس کی۔ جب آپ کے والد محترم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر سترہ سال تھی۔

بعدازاں آپ نے حرمین شریفین کی زیارت کا پروگرام بنایا اور ۱۰۴۳ھ میں حرمین شریفین کے لئے اپنے خالو شیخ عبیداللہ الیارھوی اور ماموں زاد محمد عاشق وغیرہ کے ساتھ سفر کیا اور مکمل دوسال حرمین شریفین میں گزارے۔ اور اس دوران حرمین شریفین کے علماء کرام کی صحبت اختیار کی۔ اور شیخ ابوطاہر محمد ابن ابراہیم الکردی المدنی سے مدینہ منورہ میں صحیح البخاری کی قرأۃ و سماعت کی، ایسے ہی صحیح المسلم، جامع الترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالکؒ مسند امام احمد، رسالہ شافعیؒ، الجامع الکبیر پڑھیں۔

مسند الدارمی اول سے آخر تک دس مجالس میں پڑھی اور یہ سب مسجد نبوی شریف میں محراب عثمانی بالمقابل قبر الشریف میں پڑھیں۔ ایسے ہی کچھ حصہ الادب المفرد للبخاری، کچھ حصہ الشفاء قاضی عیاض کی اور ایسے ہی الشیخ ابراہیم ابن الحسن کروی مدنی کی تاریخ الامم آپ سے سنی۔ شیخ ابوطاہر المدنی نے آپ کو تمام کتابوں کے پڑھانے، سنانے اور روایت کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ نیز تمام روایات جو پڑھیں، سنیں، اصول وفروع، قدیم وجدید، محفوظ اور چھپی ہوئیں کی اجازت عامہ ۱۱۴۴ھ میں مرحمت فرمائی۔ پھر آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور موطا امام مالکؒ الشیخ وفداللہ المالکی سے اجازت لی۔ شیخ تاج الدین القلعی المکی کے درس میں شرکت کی جب وہ بخاری شریف پڑھایا کرتے تھے اور ایسے ہی صحاح ستہ، موطا امام مالک، مسند دارمی، الآثار محمد ابن حسن الشیبانی اور تمام کتب احادیث کی اجازت لی اور ایسے الاحادیث المسلسل بالدولیہ کی بھی اجازت لی اور پہلی حدیث پاک جس کی مدینہ طیبہ سے واپسی پر ان سے سنی اور آپ ہندوستان واپس تشریف لے آئے، ۱۱۴۵ھ (یہ تفصیلات صاحب نزہۃ الخواطر نے بیان کیں)

مفتی عنایت احمد کاکوروی جو شاہ محمد اسحاق دہلویؒ کے شاگرد رشید تھے نے فرمایا: ’’شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی مثال شجر طوبیٰ کی ہے، جس کی جڑیں ان کے گھر میں ہوں اور شاخیں تمام مسلمانوں کے گھروں میں یعنی تمام مسلمانوں کے گھروں، مکانات میں اس کی شاخیں پہنچ چکی ہیں۔ اکثر مسلمانوں کو اس بات کا علم نہیں ان کی اصل اور جڑیں کہاں ہیں۔‘‘ صاحب الیانع الجنی فرماتے ہیں کہ جب شاہ ولی اللہ دہلویؒ شیخ طاہر مدنی کے درس میں شامل ہوتے تو شیخ فرماتے کہ موصوف مجھ سے الفاظ کی سند لیتے ہیں اور میں ان سے معنی کی تصحیح کرتا ہوں یا ایسے کلمات جو ان کے مشابہ ہوں۔ یہ ایسے ہے جیسے امام بخاریؒ نے حضرت ابوعیسیٰ ترمذیؒ کے متعلق فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے اتنا نفع نہیں اٹھایا جتنا میں نے ان سے اٹھایا۔

نیز صاحب الیانع الجنی فرماتے ہیں کہ آپ سے پہلے جتنے حضرات (علماء کرام) گزرے ہیں، ان سے اتنے حضرات نے نفع نہیں اٹھایا جتنا شاہ ولی اللہ اور رفقاء نے احادیث نبویہ کی روایت آثار کی روایت، اشاعت سے دور دراز کے حضرات نے۔ یہ وہ فضیلت ہے جو اللہ پاک نے انہیں عطا فرمائی اور ان کے ہاتھ پر ظاہر فرمائی اور

آپ کے اتباع کے ہاتھ پر۔ آپ سے پہلے ہندوستان میں علم حدیث کے پڑھنے پڑھانے کا اتنا چرچا نہیں تھا جتنا کہ آپ اور آپ کے تلامذہ اور متبعین کی محنت سے ہوا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں جتنے علماء کرام سے میں نے رابطہ کیا ان کی سند میں شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ ضرور نظر آئے اور حضرت شیخؒ نے اوجزالمسالک کے مقدمہ میں فرمایا آپ کی تصنیفات کے تعداد چھوٹی، بڑی، عربی و فارسی میں ہیں، ان کی تعداد تینتالیس ہے۔ ان میں مشہور ترین الحجۃ البالغہ فی اسرارالحدیث وحکم الشرعیہ اور تفسیر الخیرالکثیر، فتح الخیر، ترجمہ قرآن فارسی زبان میں جو فتح الرحمٰن کے نام سے مشہور ہے۔ نیز الفوز الکبیر فی اصول التفسیر فارسی زبان میں، حدیث میں المصطفیٰ فارسی زبان میں المستوی عربی زبان میں جو موطا امام مالک کی شرح ہیں۔ شرح تراجم صحیح البخاری، تاویل الاحادیث، ارشاد الی مہمات الاستاد، الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین، سیرت نبویہ میں سرور المحزون، اطیب النغم فی مدح سیرت العرب والعجم، رافضیوں کے رد میں ازالۃ الخفا عن تاریخ الخلفاء فارسی میں، قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین وغیرہ ذالک۔

نیز صاحب الیانع الجنی فرماتے ہیں ازالۃ الخفا کا نسخہ جب علامہ فضل حق خیرآبادی نے دیکھا تو فرمایا لکھنے والا بحر الذخار ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ الدھلویؒ ۲۹ محرم الحرام ۱۱۷۶ھ میں دہلی میں فوت ہوئے اور اپنے آبائی قبرستان میں مدفون ہوئے۔☆☆

زندگی کا خلاصہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ سے سوال کیا کہ حضرت زندگی کا خلاصہ کیا ہے؟ حضرت نے یہ 20 نکات ارشاد فرمائے: (1) ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کیا کرو۔ (2) کوشش کرو کہ پوری زندگی میں کوئی تمہاری شکایت کسی دوسرے انسان سے نہ کرے، پروردگار سے تو بہت دور کی بات ہے۔ (3) خاندان والوں کے ساتھ کبھی مقابلہ مت کرنا، نقصان قبول کر لینا، مگر مقابلہ مت کرنا، بعد میں نتیجہ خود مل جائے گا۔ (4) کسی بھی جگہ یہ مت کہنا کہ میں عالم ہوں، میرے ساتھ رعایت کرنا، یہ ایک غیر مناسب عمل ہے، کوشش کرو دینے والے بن جاؤ۔ (5) سب سے بہترین دسترخوان گھر کا دسترخوان ہے، جو بھی تمہارے نصیب میں ہوگا بادشاہوں کی طرح کھالو گے۔ (6) اللہ کے سوا کسی سے امید مت رکھنا۔ (7) ہر آنے والے دن میں اپنی محنت میں مزید اضافہ کرنا۔ (8) مالداروں اور متکبروں کی مجالس سے دوری اختیار کرنا مناسب ہے۔

(9) ہر دن صبح کے وقت صدقہ کرنا، شام کے وقت استغفار کا ورد کرنا۔

(10) اپنی گفتگو میں مٹھاس پیدا کرنا۔

(11) اونچی آواز میں چھوٹے بچے سے بھی بات مت کرنا۔

(12) جس جگہ سے تمہیں رزق مل رہا ہے، اس جگہ کی دل و جان سے عزت کرنا، جس قدر ادب کروگے ان شاء اللہ! رزق میں اضافہ ہوگا۔

(13) کوشش کرو کہ زندگی میں کامیاب لوگوں کی صحبت میں بیٹھا کرو، ایک نہ ایک دن ضرور تم بھی اس جماعت کا حصہ بن جاؤگے۔

(14) ہر فیلڈ کے ہنرمند کی عزت کرنا، ان کے ساتھ ادب سے پیش آنا چاہئے، خواہ وہ کسی بھی فیلڈ کا ہو۔ (15) والدین، اساتذہ اور رشتے داروں کے ساتھ جس قدر اخلاق کا معاملہ کروگے اس قدر تمہارے رزق اور زندگی میں برکت ہوگی۔ (16) ہر کام میں میانہ روی اختیار کرنا۔

(17) عام لوگوں کے ساتھ بھی تعلق رکھنا اس سے بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔

(18) ایک انسان کی شکایت دوسرے سے مت کرنا، ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکایت کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

(19) ہر بات کو مثبت انداز میں پیش کرنا، اس سے بہت سے مسائل حل ہوجائیں گے۔

(20) بڑوں کی مجلس میں زبان خاموش رکھنا، آخر میں درج ذیل دعا سکھائی کہ مشکل وقت میں اہتمام کے ساتھ پڑھا کرو ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا: ”رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا۔“ (مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی)

☆☆ .... ☆☆

جو نبی کے عشق کا خار ہے وہ گلوں کا تاجِ وقار ہے

یہ سرائے دہر مسافرو! بخدا کسی کا مکاں نہیں
جو مقیم اس میں تھے کل یہاں، کہیں آج اُن کا نِشاں نہیں

نہ رہا سکندرِ ذی حشم، نہ رہا وہ دارا ہی اور جم
جو بنایا گیا تھا یہاں ارم، تہہِ خاک اُس کا نشاں نہیں

نہ سخی رہے، نہ غنی رہے، نہ نبی رہے، نہ ولی رہے
چلے جا رہے ہیں کشاں کشاں، کوئی قیدِ پیر و جواں نہیں

یہ ہے موت ایک عجیب سرّ، کہ صفائے عقل ہے واں کدِر
یہ ہے تیرے وقت کی منتظر، تجھے اس کا وہم و گماں نہیں

یہ جھپٹ کے تجھ پہ جب آئے گی، تو بنائے کچھ نہ بن آئے گی
یہ عزیز جاں یونہی جائے گی کہ قضا سا پیکِ رواں نہیں

مگر اک حیات، حیات ہے وہی جس میں سب کی نجات ہے
یہی اک سننے کی بات ہے، اسی بات کا تو دھیان نہیں

جو نبی کے عشق کا خار ہے، وہ گلوں کا تاجِ وقار ہے
یہی ایک ایسی بہار ہے، کبھی جس میں دَورِ خزاں نہیں

حکیم سیّد محمود علی کاظمی رحمہ اللہ

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قُربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کا تعارف

❁ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت اکابر علمائے اُمت کی قیادت میں آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس اور عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی بین الاقوامی جماعت تردید قادیانیت کے محاذ پر تمام مذہبی و دینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ ❁ جماعت کی کوششوں اور قُربانیوں کی بدولت الحمدللہ! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، قادیانیت کا فتنہ روبہ زوال ہوا۔

❁ ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مجلس کے زیر اہتمام 30 مراکز و مساجد، 40 مبلغین جبکہ 12 سے زائد دینی مدارس و مکتب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ❁ مجلس کے شعبہ تصنیف و تالیف سے ردِ قادیانیت کے موضوع پر اکابرینِ اُمت کی بیسیوں ضخیم اور معرکۃ الآراء کتب طبع ہو چکی ہیں۔

❁ عربی، اُردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں مُفت لٹریچر کی تقسیم۔ ❁ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا محاسبہ۔ ❁ اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت کا تعاقب۔ ❁ مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں دارالمبلغین اور سالانہ ردِ قادیانیت کورس۔ ❁ پورے ملک میں ختمِ نبوت کانفرنسز، سیمینارز، کوئز پروگرام، تربیتی کورسز کے ذریعہ قادیانی دجل کا محاسبہ۔ ❁ مُفت ختمِ نبوت خط و کتابت کورس۔ ❁ انٹرنیٹ، سی ڈیز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ابلاغ ختم نبوت اور تردید مرزائیت۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختمِ نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019
IBAN # PK068ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Account # 0010010964710018
IBAN # PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

ترسیل زر کا پتہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون +92-61-4583486, +92-61-4783486
رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی
فون +92-21-32780337 فیکس +92-21-32780340

اپیل کنندگان:

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ — امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری دامت برکاتہم — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب — مرکزی ناظمِ اعلیٰ